عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۲۷ | ۷ تا ۱۳/ رمضان ۱۴۲۹ھ مطابق ۸ تا ۱۴/ ستمبر ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۳۴

ہندوستانی اخبار کی ہرزہ سرائی

روزے کے احکام و مسائل

ماہ رمضان اور فریضۂ زکوٰۃ

ظہورِ مہدی اور مرزا قادیانی کا جھوٹ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

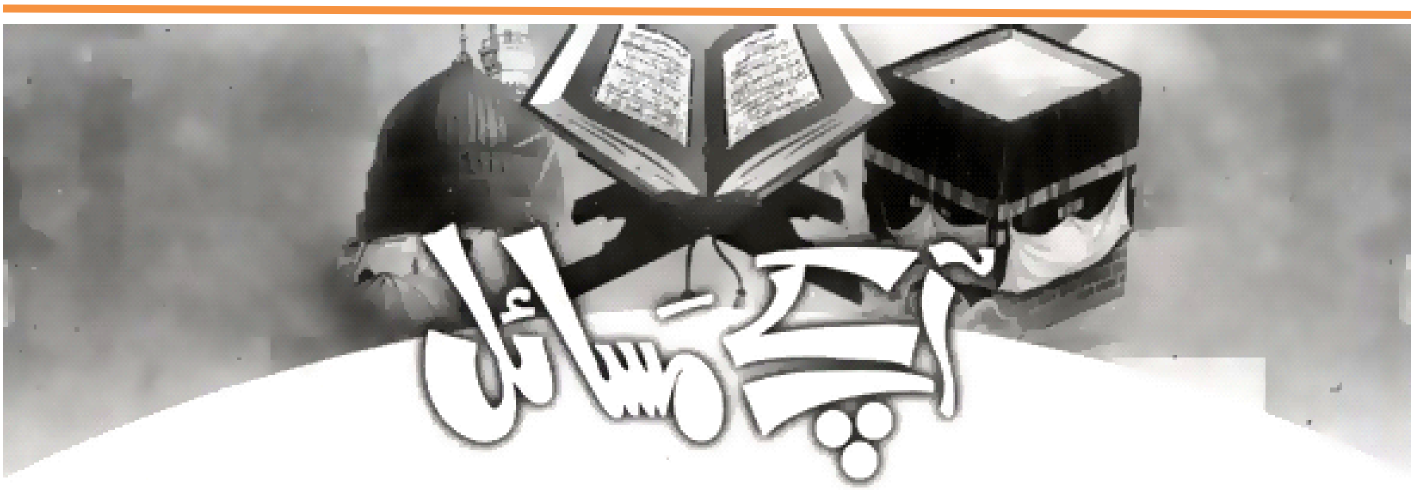

مولانا سعید احمد جلال پوری

رمضان کے عمرہ کا ثواب

شہناز شاہد و عروج فاطمہ، کراچی

س:...... رجب کے مہینے میں ''کونڈے'' بنانا، شب برأت کے موقع پر حلوہ و دیگر چیزوں کی نیاز دینا شرعی طور پر اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... شرعاً ان کا کہیں کوئی ثبوت نہیں، یہ سب پیٹ پوجا کی شکلیں ہیں۔

س:...... رمضان المبارک میں ''عمرہ'' کا ثواب کیا حج کے مساوی ہوتا ہے؟

ج:...... رمضان میں عمرہ کا ثواب آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کے برابر ہے۔

اعتکاف کا ثواب

س:...... اعتکاف کا ثواب بھی کیا ایک عمرہ کے برابر ہوتا ہے؟

ج:...... ایک دن کے نفلی اعتکاف سے معتکف اور جہنم کے درمیان زمین و آسمان کے برابر تین خندقیں حائل ہوجاتی ہیں۔

تراویح کے بغیر روزہ

س:...... رمضان المبارک میں تراویح کے بغیر کیا روزہ نامکمل ہوتا ہے؟

ج:...... روزہ تو ہوجائے گا مگر تراویح چونکہ سنت موکدہ ہے، اس کے ثواب سے محروم ہوجائے گا، لہٰذا اگر کہا جائے کہ روزہ مکمل نہیں ہوگا تو درست ہے۔

بیس رکعت تراویح

س:...... تراویح پڑھنے کا حکم کب ہوا اور کیا ۲۰ رکعت لازمی ہیں؟

ج:...... بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک امت کا اجماع ہے، چنانچہ حرمین میں بھی تراویح ۲۰ رکعت ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

س:...... زکوٰۃ کی ادائیگی کیا ماہانہ آمدنی یا سال بھر کی آمدنی میں سے کی جاتی ہے؟ زکوٰۃ کی ادائیگی کس طرح کرنا چاہئے؟ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والے مسلمان کا دنیا میں اور آخرت میں کیا انجام ہوگا؟

ج:...... جو لوگ مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے کل قیامت کے دن یہ مال گنجے اور زہریلے سانپ کی شکل میں ان کو ڈسے گا۔

س:...... کیا نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ۳ کلومیٹر کا فاصلہ ہونا ضروری ہے؟ نماز جمعہ میں ظہر کی ۴ فرض کی نیت کیا ہوتی ہے؟

ج:...... جب جمعہ کی نماز ہی ۲ رکعت ہے تو چار کی نیت کے کیا معنی؟ بہرحال نیت تو دل کے قصد اور ارادہ کا نام ہے، تاہم اگر زبان سے بھی کوئی شخص یہ کہہ دے کہ دو رکعت نماز جمعہ تو کوئی حرج نہیں۔

بلاعذر رمضان کے روزے چھوڑنا

س:...... کیا وہ مرد و خواتین جو جان بوجھ کر رمضان المبارک کے تمام روزے، نمازیں اور تراویح نہیں پڑھتے ہیں ان کو دنیا میں کس طرح عذاب اور آخرت میں کیا سزائیں ملیں گی؟

ج:...... شاید دنیا کے عذاب سے بچ جائیں مگر آخرت کی شدید سزا سے وہ نہیں بچ سکیں گے اور عذاب کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں۔

حق مہر کی ادائیگی سے قبل ازدواجی تعلق

طارق گل، کراچی

س:...... حق مہر ادا کئے بغیر میاں بیوی ازدواجی تعلق قائم کرسکتے ہیں یا نہیں؟ نکاح کے بعد کب تک حق مہر ادا کیا جاسکتا ہے؟

ج:...... نکاح ہوجانے کے بعد حق مہر کی ادائیگی سے قبل ازدواجی تعلقات قائم کرنا جائز ہے، نکاح کے بعد بہت جلد حق مہر ادا کردیا جائے، کیونکہ یہ منکوحہ کا حق ہے، آج نہیں تو کل بہرحال ادا کرنا ہی ہے، اگر خدانخواستہ دنیا میں نہ دیا تو کل قیامت کے دن دینا پڑے گا اور ظاہر ہے وہاں روپے پیسے اور سونا چاندی تو نہیں ہوگا، اس کے بدلہ میں نیکیاں ہی دینی پڑیں گی، پھر نہیں معلوم کہ کب موت آجائے اس لئے فوراً حق مہر کا قرض ادا کردینا چاہئے۔

تاہم اگر حق مہر موجل یعنی تاخیر سے ادائیگی والا تھا تو جب بیوی مطالبہ کرے ادا کردے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۷ — ۷ تا ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ مطابق ۸ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۰۸ء — شمارہ: ۳۴

اس شمارے میں!

ہندوستانی اخبار کی ہرزہ سرائی	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
روزے کے احکام ومسائل	۷	مولانا قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی
ماہِ رمضان اور فریضۂ زکوٰۃ	۱۲	عبدالقیوم دین پوری
قرآن کریم... کلام اللہ ہے	۱۶	مولانا عبدالحفیظ رحمانی
ظہور مہدی اور مرزا قادیانی کا جھوٹ	۱۹	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
بزمِ اطفال	۲۱	مولانا قاضی احسان احمد
خبریں	۲۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35.Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اگر بیوی کا قصور نہ ہو تو والدین کے کہنے پر اس کو طلاق دینا ضروری نہیں، اسی طرح اگر بچوں کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہو، یا خود گناہ میں مبتلا ہوجانے کا خطرہ ہو تو طلاق نہ دے، البتہ والدین کو کسی تدبیر سے راضی کرنے کی کوشش کرے۔ اس مسئلے کی تحقیق "بہشتی گوہر" کے ضمیمے میں "تعدیل حقوق والدین" کے عنوان سے حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے فرمائی ہے، اس کو ملاحظہ فرمالیا جائے۔

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے، اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۲)

یہ اس صورت میں ہے کہ والد کی ناراضی کسی صحیح اور معقول وجہ کی بناپر ہو، اور اگر باپ بغیر کسی معقول وجہ کے اولاد سے ناراض رہتا ہے تو وہ خود گناہگار ہوگا، اور اگر والدین اولاد کی دین داری سے ناراض ہوں، مثلاً: داڑھی منڈانے کا حکم دیں تو گناہگار سے بڑھ کر کفر کا اندیشہ ہے، لیکن اولاد کو چاہئے کہ والدین خواہ کیسے ہی گناہگار ہوں، ان کی بے ادبی و گستاخی نہ کرے، لیکن خلافِ شرع کاموں میں ان کا حکم نہ مانے۔

والدین کی نافرمانی کا وبال

"حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تمہیں نہ بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: جھوٹی گواہی دینا، یا فرمایا: جھوٹی بات کہنا۔ پس اس کو بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوجاتے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۲)

اس کو بار بار فرمانا اس کی قباحت کو ذہن نشین کرنے کے لئے تھا، عدل و انصاف کا مدار سچی گواہی پر ہے، اور جب جھوٹی گواہی کا رواج چل نکلے تو عدل و انصاف کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ پھر جھوٹی گواہی میں اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی بے حرمتی بھی ہے اور بندے کی حق تلفی بھی، گویا جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی حرمت بھی پامال ہوتی ہے اور بندے کا حق بھی غصب کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا۔

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: من جملہ کبیرہ گناہوں کے یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے! صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! (اس کی صورت یہ ہے کہ) یہ کسی کے باپ کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے، یہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ لوٹ کر اس کی ماں کو گالی دے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۲)

اپنے والدین کو خود گالی دینا تو کسی ایسے شخص کے لئے جس میں انسانیت کی رمق ہو، گویا ممکن ہی نہیں، لیکن کسی کے والدین کو گالی دے کر اس سے اپنے ماں باپ کو گالی دلوانا بھی ایک طرح اپنے ماں باپ کو خود گالی دینا ہے، یہ دوسروں کے ماں باپ کو گالی دے گا تو دوسرے اس کے ماں باپ کو معاف نہیں کریں گے، بلکہ انہیں مغلظات سنائیں گے، چونکہ اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا ذریعہ یہ خود تھا اس لئے اس کا یہ عمل کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ کسی کے والدین کو گالی دینا ناجائز اور حرام ہے، وہاں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جو چیز کسی حرام کا ذریعہ بنے وہ بھی حرام ہے۔

والد کے دوست کا احترام کرنا

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی اور حسنِ سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے اہلِ محبت سے حسنِ سلوک کرے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۲)

والدین کے اہلِ محبت سے حسنِ سلوک کرنا دراصل اس تعلق کی پاسداری ہے جو ان لوگوں کو اس کے والدین کے ساتھ تھا، اور اس تعلق کا لحاظ رکھنا والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا ایک شعبہ ہے۔ نیز والدین کے اہلِ محبت اولاد کے بزرگ شمار ہوتے ہیں، ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا اور ان کے ساتھ ادب و تعظیم سے پیش آنا بزرگ داشت بھی ہے، جو آدمی کی سعادت مندی کی دلیل ہے۔

☆☆........☆☆

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

ہندوستانی اخبار کی ہرزہ سرائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کفر اور کافر کہیں کا بھی ہو، وہ اسلام دشمنی میں ملت واحدہ ہے، اور وہ سب کے سب ایک لڑی میں پروئے ہیں، رنگ، نسل، زبان، تہذیب اور وطن کے اعتبار سے بے شک وہ ایک دوسرے سے بعد المشرقین کا فاصلہ رکھتے ہوں، مگر عداوت اسلام میں 'یک جان دو قالب' کا مصداق ہوں گے۔ معاندین اسلام چاہے گورے ہوں یا کالے، امیر ہوں یا غریب، ہندوستانی ہوں یا مغربی، لیکن ان کی فکر و سوچ کے دھارے ملتے ہیں۔

جس طرح امریکا اور یورپ کا اسلام دشمن یہودی اور عیسائی مسلمانوں کی دل آزاری اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہے، ٹھیک اسی طرح ہندوستان کا ہندو بنیا بھی مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنا اپنے دین دھرم کا حصہ جانتا ہے۔ یوں تو اس کی بیسیوں مثالیں اور نظیریں پیش کی جاسکتی ہیں، تاہم اس کی تازہ ترین مثال ہندوستان کے اس ہندی اخبار کی وہ دل خراش بے باکی اور حیا باختہ جرأت ہے، جس میں اس نے مغرب کے معاندین اسلام سے قدم ملاتے ہوئے ڈنمارک کے بدباطن آرٹسٹ کے ڈیزائن کردہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی ناپاک جسارت کی ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر یہ کہنا بالکل بجا اور موزوں ہے کہ: "الکفر ملة واحدة"... کفر ایک ملت ہے...

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ آج سے پانچ سال پہلے ڈنمارک کے ایک موذی نے رسالت مآب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص پر مبنی کچھ خاکے بنائے، اور ان میں سے چند ایک کو جب شائع کیا گیا تو پوری ملت اسلامیہ نے اس بدباطن آرٹسٹ اور حیا باختہ اخبار کے خلاف احتجاج کیا، دنیا بھر میں اس کے خلاف جلسے، جلوس اور مظاہرے ہوئے، خدا خدا کرکے کچھ دیر کے لئے وہ سلسلہ رُک گیا، مگر اس کے ٹھیک چار سال بعد مغربی ممالک خصوصاً جرمنی، اٹلی، ڈنمارک، ناروے وغیرہ کے اخبارات نے ایک بار پھر اس کا اعادہ کیا تو مسلمانوں نے بھی ان کے خلاف بھرپور احتجاج کیا، افسوس کہ اب اس کے ایک سال بعد ہندوستان جیسے سیکولر ملک کے ایک ہندی اخبار روزنامہ "ہندوستان" دہلی نے اپنے یورپی آقاؤں کی ہم نوائی کا دم بھرتے ہوئے ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کرکے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ چنانچہ معاصر اخبارات میں سے تقریباً سب ہی نے اس سلسلہ کی خبر شائع کی ہے، ملاحظہ ہو:

''لاہور (نامہ نگار خصوصی) پنجاب اسمبلی نے ہندی میں شائع ہونے والے بھارتی اخبار ''ہندوستان'' میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی فرضی تصاویر شائع کرنے پر شدید احتجاج کیا اور اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے بھارتی سفیر کو طلب کرکے احتجاج کرنے اور بھارت کی حکومت سے اس اقدام کے مرتکب اخبار کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے، یہ معاملہ پنجاب اسمبلی کے رکن ثناء اللہ خان مستی خیل نے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھایا اور بعدازاں تمام ارکان نے متفقہ قرارداد کی منظوری دی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ ایوان انڈیا کے ہندی روزنامہ ''ہندوستان'' میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے فرضی خاکے شائع کرنے کی ناپاک جسارت پر شدید مذمت، غم و غصے کا اظہار اور سخت احتجاج کرتا ہے، قرارداد کے ذریعے وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی کہ وہ بھارت کے سفیر کو طلب کرکے اس کو سخت تنبیہ کرے اور بھارتی حکومت سے اپنے اخبار کے خلاف سخت انضباطی کارروائی کا مطالبہ کیا جائے تاکہ آئندہ اس طرح کے واقعات مذہبی منافرت اور پورے عالم اسلام کے جذبات مجروح کرنے اور دل آزاری کا باعث نہ بن سکیں۔'' (روزنامہ امت، کراچی ۲۰/اگست ۲۰۰۸ء)

بلاشبہ یہ ایک ایسی گھناؤنی حرکت ہے، جس پر جتنا احتجاج کیا جائے کم ہے، اس موقع پر جہاں ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے، وہاں تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں نے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے، چنانچہ جہاں پاکستان قومی اسمبلی میں اس کے خلاف احتجاجی قرارداد پاس کی گئی ہے، وہاں اس پر کئی ایک اخبارات نے اداریے شذرے بھی لکھے ہیں، لیجئے اس سلسلہ کا روزنامہ جنگ کراچی کا اداریہ شذرہ ملاحظہ کیجئے:

''قومی اسمبلی نے بھارت کے ایک اخبار میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف متفقہ طور پر قرارداد مذمت منظور کرلی ہے، یہ قرارداد وفاقی وزیر قانون نے پیش کی، جس میں کہا گیا کہ پاکستان کے مسلمان ان خاکوں کی اشاعت پر احتجاج کرتے ہیں، کیونکہ ان میں مسلمانوں کے احساسات و جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ ڈنمارک، ناروے اور بعض دوسرے یورپی ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ متعلقہ یورپی ممالک سے تجارتی و سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں، بعض مسلمان ملکوں میں ان ممالک کے سفیروں کو طلب کرکے ان سے احتجاج کرنے کے علاوہ انہیں مسلمانوں کے جذبات سے بھی آگاہ کیا گیا لیکن یہ سلسلہ رکنے میں نہیں آرہا، ان خاکوں کی اشاعت کے بعد برطانیہ میں ایک توہین آمیز فلم کی تیاری نے جلتی پر تیل کا کام کیا، اب بھارت کے ایک ہندو اخبار نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے یہی قبیح حرکت کی ہے لیکن آج تک ایسی حرکات کے جواب میں محض احتجاج اور مذمت کی قراردادیں بے نتیجہ اور بے اثر ثابت ہوچکی ہیں، اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری امت مسلمہ متحد اور متفق ہوکر اسلامی کانفرنس کی تنظیم کی سطح پر جوابی اقدامات کرنے کے علاوہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغربی اور غیرمسلم حلقوں میں غلط پروپیگنڈے کا جواب دینے کے لئے علمی اور فکری محاذ پر ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ غلیظ حرکات اور ان کے جذبات کو مجروح کرنا دراصل ان کے خلاف ایک خوفناک سازش کا حصہ ہے اور اس کے رد عمل پر مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے کر ان کے خلاف طاقت کے استعمال کا جواز پیدا کیا جارہا ہے، اس لئے محض رسمی احتجاج اس سازش کا جواب نہیں، اس کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پوری امت مسلمہ کو بیدار ہونا ہوگا، ورنہ اس سازش کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا، جو اسلامی غیرت کے لئے ایک چیلنج ہوگا۔'' (روزنامہ جنگ، کراچی ۲۳/اگست ۲۰۰۸ء)

سوال یہ ہے کہ ایسے واقعات کا بار بار اعادہ کیوں کیا جاتا ہے؟ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو کیوں مشتعل کیا جاتا ہے؟ یا ان کے قلوب کو کیوں چھلنی کیا جاتا ہے؟

اگر بغور جائزہ لیا جائے یا اس پر غور وفکر کی جائے تو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جب تک کسی انسان کی زندگی کا احساس اور اس کے جسم میں روح کی بقا کا ادراک ہو تو حشرات الارض اور کیڑے مکوڑے اس کے قریب تک نہیں پھٹکتے۔ لیکن جب یہ یقین ہو جائے کہ اس کے جسم سے روح نکل چکی ہے اور اس کا جسم اب بے جان لاشہ ہے تو ہر طرح کے کیڑے مکوڑے اس کو کھانے اور چیل، گدھ اس کو نوچنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔

کچھ یہی حال اس وقت مسلمانوں اور ملت اسلامیہ کے بے حس وحرکت جسد کا ہے، دراصل اسلام دشمن کیڑوں مکوڑوں یا ان جنگلی درندوں اور گدھوں کو احساس ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں اور ملت اسلامیہ کے بے حس وحرکت جسد سے اسلامی غیرت وحمیت کی روح نکل چکی ہے اور وہ اب چلتے پھرتے لاشے ہیں، اس لئے دنیا بھر کے اسلام دشمن کیڑے مکوڑے یا درندے ان کو نوچنے کے لئے ان پر حملہ آور ہیں، بلاشبہ جب تک مسلمان اپنی ایمانی روح، دینی حیات اور ملی غیرت وحمیت کا احساس نہیں دلائیں گے، یہ کیڑے مکوڑے اور درندے انہیں کاٹنے اور نوچ کھانے کے لئے یوں ہی حملہ آور ہوتے رہیں گے۔

اگر مسلمان حکمران یا ارباب اقتدار قرار دادیں پاس کرنے سے آگے بڑھ کر ان بھونکنے والی زبانوں کو گدی سے کھینچتے اور توہین وتنقیص کرنے والے ہاتھوں کو توڑنے کی ہمت وجرأت کرتے، تو دوبارہ کسی کو اس کی جرأت نہ ہوتی۔ مگر اے کاش! کہ نام نہاد مسلمان حکمرانوں کو اس کی ہمت، جرأت اور فرصت کہاں؟ وہ تو لیلائے اقتدار سے ہم آغوش ہونے اور زر، زمین کے حصول کے چکروں میں ایسے مدہوش ہیں کہ انہیں دین ومذہب، اسلام اور پیغمبر اسلام کی عزت وناموس کی حفاظت کی طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں، بلکہ وہ حکومت واقتدار اور مال ودولت کے نشے میں اتنے آگے جا چکے ہیں کہ اپنے شہریوں بلکہ اپنی اور قوم کی بیٹیوں کو اسلام دشمنوں کے حوالہ کر کے ڈالر کھرے کر رہے ہیں۔

آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ جو لوگ نفاذ اسلام کا مطالبہ کرنے والوں کو فاسفورس بموں کے ذریعہ بے نام کردیں، جو دینی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے کہیں، جو دفاع اسلام کی جنگ لڑنے والے دین داروں کو دہشت گرد کہیں، جو باپردہ دین دار مگر ملی غیرت سے سرشار قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو اس کے تین معصوم بچوں سمیت دہشت گرد بنا کر امریکا کے ہاتھ فروخت کردیں اور پانچ سال تک اس معصومہ پر امریکی درندوں کے ڈھائے جانے والے انسانیت سوز مظالم نہ نظر آئیں، جو ہزاروں پاکستانیوں کو امریکی تشدد کے حوالے کردیں، جو اسلام دشمنوں کے مفادات کے لئے دین دار مسلمانوں کے گھروں، دکانوں اور بازاروں کو کھنڈر بنادیں اور طالبان کے نام پر دین دار مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیں، کیا ان سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اسلام دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان سے بات کرسکیں گے؟ کیا وہ یہ کہنے کی جرأت کرسکیں گے کہ توہین آمیز خاکے کیوں بنائے گئے؟ اور اگر کسی بدباطن نے یہ حیا باختہ جرأت کی تھی تو اس کو سزا دی جائے؟ یا وہ ایسے خاکے شائع کرنے والے اخبارات اور ممالک کے خلاف بائیکاٹ یا کم از کم احتجاج کرسکیں گے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں، بلکہ ان کا مجرم ضمیر ان کو اس کی قطعاً اجازت نہیں دے گا اور وہ موت کا پیالہ پینا گوارا کریں گے مگر یہ ہمت نہیں کریں گے۔

بہرحال اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کا تحفظ نہ پہلے کبھی کسی حکمران نے کیا اور نہ اب کسی سے توقع ہے، اس لئے دین دار مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس فرض کو نبھائیں اور جہاں تک ہوسکے ان موذیوں کو لگام دیں، اس کا کم از کم طریقہ کار یہ ہونا چاہئے کہ ایسے ممالک، اخبارات کو احتجاجی مراسلے لکھیں، ان کے سفارت خانوں کے سامنے احتجاج کریں، احتجاجی یادداشتیں جمع کرائیں ایسے ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، جلسے کریں، جلوس نکالیں اور اپنی ملی غیرت کا ثبوت دیں، اگر علماء کرام اور دین دار مسلمانوں نے اتنا بھی کرلیا تو انشاء اللہ کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور بارگاہ الٰہی میں شرمندگی کا سامنا نہیں ہوگا، ورنہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ دنیا میں اس بے غیرتی اور مداہنت کی پاداش میں عذاب الٰہی اور آخرت میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

☆☆............☆☆

روزے چھ قسم کے ہوتے ہیں:
۱:فرض، ۲:واجب، ۳:سنت، ۴:مستحب،

۴:... فرض، واجب اور مسنون روزوں کے علاوہ باقی روزے مستحب یا نفل ہیں، جیسے عیدالفطر کے

کافر اور نابالغ بچہ پر روزہ فرض نہیں! اور اگر کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ رمضان کا روزہ فرض ہے، مثلاً

مولانا قاضی خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہریؒ

روزے کے احکام و مسائل

۵:حرام، ۶:مکروہ۔

۱:...... پورے رمضان کے روزے فرض ہیں! ان کی فرضیت کا منکر خارج اسلام ہے، بغیر شرعی عذر ان کو ترک کرنے والا فاسق اور سخت گناہگار ہے۔

ان روزوں کی قضا بھی فرض ہے گو غیر متعین ہے کہ جب موقع ہو رکھ لے، بغیر شرعی عذر ان کو ترک کرنے والا فاسق اور سخت گناہگار ہے۔

۲:...... کفارہ کے روزے واجب ہیں، مگر وہ ساٹھ روزے متواتر رکھنے پڑیں گے، ایک بھی ان میں سے ناغہ ہو گیا تو پھر از سر نو رکھنے ہوں گے، یہ بھی غیر متعین ہیں مگر جلد رکھ لے تو اچھا ہے! نذر کے روزے بھی واجب ہیں۔ نذر کے وقت کوئی ماہ یا دن متعین کیا ہو تو متعین دن میں رکھنا واجب ہوگا ورنہ حسب موقع رکھ لے مگر جلد۔

۳:...... مسنون روزے وہ ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عموماً رکھے یا مسلمانوں کو جن کی ترغیب دلائی مگر یہ سنت موکدہ نہیں کہ جن کے ترک سے گناہ ہو، ہاں ان کے رکھنے کا اجر و ثواب بہت ہے۔

مسنون روزے یہ ہیں:

محرم کی نو اور دس تاریخ، یوم عرفہ (۹/ذوالحجہ) کا اور ایام بیض (ہر ماہ قمری کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کے روزے) حجاج کرام میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ نہ رکھیں۔

بعد چھ روزے (لگاتار رکھ لے یا ایک ایک کرکے مختلف دنوں میں مگر شوال کے مہینہ کے اندر پورے کرلے، ان روزوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد کسی نے یہ چھ روزے بھی رکھ لئے تو گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھ لئے)۔

ہر پیر اور جمعرات کے روزے! یکم تا ۸ ذوالحجہ کے روزے! شعبان کی پندرھویں کا روزہ۔

۵:...... عیدالفطر کے دن اور ۱۰ تا ۱۳/ذوالحجہ! ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میزبانی کے ایام ہیں۔

۶:...... مکروہ روزوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، صرف سنیچر یا اتوار کا روزہ رکھنا، صرف ۱۰ محرم کا روزہ، شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا نفلی روزہ اور صوم وصال یعنی روزہ پر روزہ درمیان میں بغیر افطار رکھنا۔

جو روزے نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھے، نہ ان کی ترغیب دلائی مثلاً رجب وغیرہ کے وہ بدعت ہیں۔

روزے کے وجوب وصحت کی شرائط:

چار باتیں روزہ واجب ہونے کے لئے ضروری ہیں: ۱:اسلام، ۲:بلوغ، ۳:رمضان کے روزہ کی فرضیت کا علم، ۴:معذور نہ ہونا۔

تازہ نومسلم وغیرہ تو علم ہونے تک اس پر بھی روزہ فرض نہیں۔

جسے کوئی ایسا عذر ہو جسے شریعت نے معتبر مان کر اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہو، مثلاً سفر، مرض، بڑھاپا اور جہاد، ان پر بھی رمضان میں روزہ رکھنا واجب نہیں ہوگا، جب یہ عذر جاتا رہے تو وہ ان روزوں کی قضا کریں۔

روزہ صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں:

۱:اسلام، ۲:مستورات کے ایام مخصوصہ کا نہ ہونا، ۳:نیت کرنا۔

نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں اور اگر کسی کے دل میں بھی روزہ رکھنے کا ارادہ نہ ہو تو خواہ دن بھر وہ بھوکا پیاسا رہے اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

روزہ کے فرائض سنن و مستحبات:

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور خواہش نفسانی سے بچنا روزہ رکھنے کے فرائض ہیں۔

سحری کھانا دو چار لقمے، کوئی پھل یا پھر چند دانے کھجور اور چند گھونٹ پانی یا چائے وغیرہ پینا ہی ہو، سنت ہے۔

صبح صادق سے دس پندرہ منٹ قبل سحری کھانا مستحب ہے، اگر سحری جلدی کھائی اور آخر وقت میں

پانی یا چائے وغیرہ پی لی تو بھی دیر سے سحری کھانے کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

روزہ کی نیت رات کو کرنا مستحب ہے، رات کو نیت کا خیال نہ رہا تو صبح نصف النہار سے پہلے پہلے نیت کرے ورنہ روزہ نہیں ہوگا۔

افطار میں جلدی کرنا بھی مستحب ہے مگر اتنی جلدی بھی نہ کرے کہ سورج کے پوری طرح غروب ہونے سے پہلے ہی افطار کر لے۔ کھجور، چھوہارے یا پانی سے افطار مستحب ہے۔

مفسدات صوم:

روزہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی خلاف ورزی روزہ کو فاسد کر دیتی ہے، پھر یہ فساد دو طرح کا ہوتا ہے، ایک میں تو صرف قضا واجب ہوتی ہے اور دوسرے میں قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے۔

☆ روزہ کی نیت کر کے اگر کسی نے قصداً اور روزہ یاد ہوتے ہوئے کچھ کھا لیا یا پی لیا یا جنسی عمل کر لیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہو گئے، غذا کے علاوہ دوا کا بھی یہی حکم ہے، واضح رہے کہ کفارہ رمضان کے ادا روزہ کے توڑنے سے لازم آتا ہے، لیکن اگر اس روزہ کی نیت رات نہ کی ہو اور روزہ توڑنے کے بعد اسی دن ایسا مرض لاحق ہو جائے جس میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے یا عورت کے ایام مخصوصہ جاری ہو جائیں تو اس روزہ کے توڑنے کا کفارہ نہیں ہوگا۔

☆ اگر بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا دوبارہ قصداً کچھ کھا لیا تو اب روزہ ٹوٹ گیا قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

☆ اسی طرح کسی کو قے ہوئی اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر کچھ کھا لیا تب بھی صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔

☆ اگر سرمہ لگا کر یا فصد کھلوا کر یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھا پی لیا تو اب قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

☆ رمضان میں اتفاقاً روزہ ٹوٹ جانے کے بعد بقیہ دن بھی روزہ کی طرح رہنا چاہئے، کچھ کھانا پینا جائز نہیں۔

☆ جن لوگوں کے روزہ میں شرائط وجوب نہ پائی جائیں جیسے مسافر، بچہ، حیض و نفاس والی مستورات، ان کا روزہ فاسد ہو جائے تو ان پر بھی صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔

☆ منہ سے نکلنے والے خون کو تھوک کے ساتھ نگل لیا تو وہ اگر اتنا ہے کہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں۔

☆ روزہ میں ناک میں ناس لی، کان میں تیل ڈالا، یا جلاب میں عمل لیا تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔

روزہ میں پسینہ یا آنسو منہ میں چلے گئے، جس کی نمکینی محسوس ہوئی ان کو اگر نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا، صرف قضا واجب ہوگی

☆ قصداً اگر قے کی تو اگر وہ منہ بھر کر ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ منہ میں آئی ہوئی قے کو اپنے ارادہ سے واپس لوٹا دیا تو وہ اگر تھوڑی بھی ہے تب بھی روزہ ٹوٹ گیا۔

☆ یہ سمجھ کر کہ ابھی وقت ہے سحری کھائی، بعد میں معلوم ہوا کہ وقت نکل چکا تھا، اسی طرح افطار یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو چکا ہے کر لیا اور سورج درحقیقت غروب نہیں ہوا تھا ان دونوں صورتوں میں روزہ کی قضا واجب ہے۔

☆ بے ارادہ، کلی کا پانی، ناک کان میں ڈالی گئی دوا، یا پیٹ و سر کے زخم میں ڈالی ہوئی دوا، معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی (انجکشن کی دوا معدہ و دماغ میں نہیں پہنچتی اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا)۔

☆ زبردستی کر کے یا ذرا دھمکا کر کسی نے کھلا پلا دیا تو روزہ تو ٹوٹ گیا مگر صرف قضا واجب ہوگی۔

☆ بے نیت کا روزہ یا نصف النہار کے بعد نیت کے روزہ کی قضا واجب ہے۔

☆ روزہ میں پسینہ یا آنسو منہ میں چلے گئے، جس کی نمکینی محسوس ہوئی ان کو اگر نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا، بصرف قضا واجب ہوگی۔

☆ منہ میں پان، چیونگم وغیرہ دبا کر سو جائے اور صبح صادق کے بعد آنکھ کھلے تو اس کا بھی روزہ نہیں ہوگا، قضا واجب ہے۔

☆ کنکر، پتھر، لوہے کا ٹکڑا اور کوئی ایسی چیز جو نہ بطور غذا کھائی جاتی ہو، نہ بطور دوا، کوئی نگل لے تو اس کا بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضا واجب ہوگی۔

☆ دانتوں میں اٹکا ہوا غذا وغیرہ کا ٹکڑا نکال کر منہ سے نکالے بغیر نگل گیا تو اگر وہ چنے جتنا یا اس سے موٹا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، ہاں اگر منہ سے نکال کر پھر کھا لیا تو وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔

☆ گرد و غبار یا دھونی، سگریٹ وغیرہ کا دھواں قصداً حلق کے اندر داخل ہو گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضا واجب ہے۔

مکروہات صوم:

☆ ذائقہ کے لئے کسی چیز کا چکھنا مکروہ ہے، بشرطیکہ ذائقہ حلق سے نیچے نہ اترے (حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا) البتہ سخت گیر اور بدمزاج شوہر کی بیوی یا کسی کا نوکر ایسا کرے تو مکروہ نہیں۔

بلا ضرورت و مجبوری کوئی چیز چبانا بھی مکروہ ہے، ہاں بچہ کو کوئی ایسی غذا چبا کر دینا جو وہ چبائے بغیر نہ کھا سکے تو اس کی اجازت ہے۔

☆ روزہ میں ایسا کام مکروہ ہے جس سے اتنی کمزوری پیدا ہو جس سے اندیشہ ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ توڑنا پڑ جائے۔

☆ کلی میں غرارہ کرنا یا ناک میں اوپر تک پانی چڑھانا بھی مکروہ ہے، منہ میں بلاوجہ تھوک جمع کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆ موقع ہوتے ہوئے بھی بلاوجہ صبح صادق کے بعد تک غسل جنابت کی حالت میں رہنا روزہ کو مکروہ کرتا ہے۔

☆ منجن پیسٹ یا کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا، ان کا کوئی جزو حلق سے اتر جائے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ مکروہ ہوگا۔

☆ بک بک، جھک جھک، ہنگامہ، شوروغل، مارپیٹ، ناحق ستانا، جھوٹ، غیبت، ناشائستہ گفتگو وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو عام دنوں میں انتہائی ناپسندیدہ ہیں، اس لئے روزہ کی حالت میں ان کی کراہت بدرجہا بڑھ جاتی ہے۔

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

☆ بھول کر کھانے پینے وغیرہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ ایک دفعہ ہو یا کئی مرتبہ۔

☆ کوئی آدمی ایسے روزہ دار کو کھاتا پیتا دیکھے، جو اس قدر کمزور ہو کہ روزہ بمشکل برداشت کر رہا ہے تو اب اسے یاد نہ دلائے کھانے دے، ہاں صحت مند، طاقتور شخص ایسا کر رہا ہو تو اسے یاد دلانا واجب ہے۔

☆ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا، تیل و خوشبو ملنا اور سونگھنا بالکل جائز ہے، حتیٰ کہ سرمہ کی سیاہی تھوک یا ناک کی ریزش میں نظر آ جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

☆ سوتے میں غسل کی حاجت ہو جائے تب بھی روزہ میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

☆ بلا قصد و ارادہ حلق میں مکھی، گرد و غبار اور دھواں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، غیر دخانی اشیاء خوشبویات سونگھنے میں کوئی نقصان نہیں۔

☆ تھوک تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ پان کھا کر خوب کلی اور غرغرہ کر لے اس کے باوجود تھوک میں سرخی آئے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ منہ کی رال، ناک کی ریزش سڑکنے سے حلق کے نیچے اتر جائے تو بھی روزہ باقی رہتا ہے۔

☆ بلا قصد و ارادہ قے آ جائے تو وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور تھوڑی سی قے ارادہ وقصد سے ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ تھوک کے ساتھ اتنا خون ہو جس کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ مسواک خشک ہو یا تازہ حتیٰ کہ نیم کی مسواک کی کڑواہٹ حلق میں محسوس ہو تو بھی مسواک کرنے سے روزہ میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

☆ کان میں ارادہ سے یا بلا ارادہ پانی جائے تو بھی روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

☆ گرمی کی شدت سے بار بار، وضو و غسل کے عمل سے یا کپڑا تر کر کے بدن پر ڈالے رکھنے سے روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا۔

نیت کے مسائل:

☆ نیت دراصل دل کے ارادہ کا نام ہے، زبان سے اظہار ضروری نہیں، روزہ میں سحری کھانا بھی نیت ہی ہے۔

☆ رمضان کے ہر روزہ کی نیت الگ الگ کی جائے گی پورے ماہ کی اجتماعی نیت کافی نہیں۔

☆ رمضان کے ادا روزوں کی نیت میں فرض کا لفظ ضروری نہیں، ہاں جن پر رمضان کے روزے فرض نہیں جیسے مریض وہ نیت کرے تو "فرض" کا لفظ بھی کہے۔

☆ رمضان کے قضا روزوں میں متعین طور پر فرض کی نیت ضروری ہے:

ا:..... رمضان کے ادا روزوں میں۔

۲:..... نذر کے ان روزوں میں جن کے دن یا تاریخ متعین کی ہو۔

۳:..... نفلی روزوں میں نصف النہار (ظہر کی نماز سے تقریباً دو گھنٹے قبل) سے پہلے کسی وقت بھی نیت کر لے، ورنہ یہ روزے نہ ہوں گے۔

☆ ذیل کے چار قسم کے روزوں میں صبح صادق سے پہلے پہلے نیت ضروری ہے، اس کے بعد نیت صحیح نہیں ہوگی:

(۱) رمضان کے قضا روزے، (۲) کفارہ کے روزے، (۳) ایسے نفلی روزے جن کا دن یا تاریخ متعین نہ ہو، (۴) ایسے نفلی روزوں کی قضا جو شروع کر کے توڑ دیئے گئے ہوں۔

☆ رمضان میں کسی بھی نفلی یا دوسرے واجب روزہ کی نیت کرے تب بھی رمضان ہی کا روزہ شمار ہوگا، رمضان میں کوئی اور روزہ صحیح نہیں۔

☆ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نیت کے بعد روزہ کے خلاف کوئی عمل نہ کرنا چاہئے جبکہ روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے کھانا پینا سب درست ہے خواہ اس نے نیت رات سے ہی کر لی ہو۔

☆ نفلی روزہ وقت پر نیت کرنے سے واجب ہوتا ہے، پھر اگر اسے توڑ دیا جائے تو اس کی قضا واجب ہو جاتی ہے، ہاں نیت کے وقت کے اندر ہی پہلی نیت بدل دی اور روزہ نہ رکھا تو اس کی قضا واجب نہیں۔

نیت کے الفاظ ادا کرنا چاہئے اور رات کو نیت کرے تو یوں کہے:

"بصوم غد نویت من شهر رمضان۔"

ترجمہ: "میں کل ماہ رمضان کا روزہ رکھوں گا۔"

اور دن میں نیت کرے تو کہے:

"نویت بصوم الیوم من شهر رمضان۔"

ترجمہ: "میں آج ماہ رمضان کا روزہ رکھ رہا ہوں۔"

نیت میں عربی الفاظ ہی ضروری نہیں کسی بھی زبان میں کہہ لے۔

وہ عذر جن میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے:

وہ معذوریاں جن میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، دس ہیں:

۱: سفر:

سفر کی غرض خواہ کچھ ہو اور اس میں ہر طرح کا آرام اور سہولتیں ہوں یا مشقت و تکلیف! مسافر کو بہر حال یہ اجازت ہے کہ وہ چاہے تو روزہ نہ رکھے، ہاں راحت و آرام کے سفر میں مستحب ہے کہ روزہ رکھ لے کہ رمضان کی برکت اور فضیلت سے محرومی نہ ہو البتہ تکلیف و مشقت کے سفر میں روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

☆ روزہ کی نیت یا روزہ شروع ہونے کے بعد سفر پر روانگی ہو تو وہ روزہ پورا کرنا ضروری ہے لیکن کوئی روزہ توڑ دے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔

☆ مسافر اگر نصف النہار سے پہلے کہیں مقیم ہو جائے اور اس دوران کوئی ایسی بات نہ ہوئی جس سے روزہ فاسد ہوتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ روزہ رکھ لے.... لیکن اس نے اگر روزہ توڑ دیا تو اس پر بھی کفارہ نہیں ہوگا۔

☆ دوران سفر کہیں قیام کر لیا گو وہ پندرہ دن سے کم ہو تو بہتر یہی ہے وہ روزہ رکھ لے، ایسے وقت روزہ نہ رکھنا مکروہ ہے اور اگر قیام پندرہ دن کا کر لیا تو اب اس کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز نہیں۔

۲: بیماری:

☆ روزہ رکھنے سے کسی بیماری کے پیدا ہونے کا خطرہ ہو یا یہ خیال ہو کہ دوا یا غذا نہ ملنے کے سبب بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں صحت ہوگی تو ان باتوں کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی نیک اور ماہر مسلمان طبیب نے ایسی ہدایت یا مشورہ دیا ہو یا اس کا اپنا بار بار کا تجربہ ہو، محض وہم و خیال کی بنا پر جائز نہیں۔

☆ اگر خود اس کا وہم و گمان ہو کہ شاید روزہ سے بیماری پیدا ہو جائے یا موجود مرض بڑھ جائے اس کے لئے نہ طبیب کی کوئی ہدایت ہے اور نہ ہی اس کا اپنا کوئی تجربہ ہے، ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنے سے گناہگار اور رکھا ہوا روزہ توڑ دیا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔

☆ کسی بے دین اور شرعی امور کی قدر و منزلت کا احساس نہ رکھنے والے حکیم و ڈاکٹر کے مشورہ پر بھی عمل کرنا درست نہیں۔

۳: حمل:

☆ روزہ رکھنے سے حاملہ یا بچے کو نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو تو ایسی عورت کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

☆ روزہ رکھ لینے کے بعد خاتون کو حمل کا علم ہوا اور یہاں بھی گمان غالب یہ ہے کہ روزہ پورا کرنا حمل کے لئے نقصان دہ ہوگا تو وہ روزہ توڑ سکتی ہے اس کی قضا پھر کر لے، کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۴: رضاعت:

☆ ماں کو یہ اندیشہ ہو کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں روزہ بچے کے لئے یا خود اس کے لئے شدید نقصان کا باعث ہوگا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

☆ اتنی استطاعت ہے کہ دودھ پلائی کا انتظام کیا جاسکتا ہے اور بچہ دوسرے کا دودھ پی بھی لے گا تو پھر روزہ چھوڑنا درست نہیں، ہاں بچہ دوسری کسی خاتون کا دودھ پیتا ہی نہ ہو تو پھر روزہ ترک کرنا جائز ہے۔

☆ اگر ماں کا اپنا دودھ نہیں ہے یا بچہ کو ڈبے کے دودھ پر لگا رکھا ہے تو پھر روزہ چھوڑنے کا کوئی جواز نہیں۔

☆ اجرت پر دودھ پلانے والی خاتون کو بھی اپنے یا بچہ کے نقصان کا اندیشہ ہو تو وہ بھی روزہ ترک کر سکتی ہے۔

۵: بھوک پیاس کی شدت:

☆ بھوک پیاس کی شدت کی برداشت نہ ہو اور حالت ایسی ہو جاتی ہو کہ جان جانے کا یا عقل میں فتور آنے کا اندیشہ ہو تو اسے بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

۶: بڑھاپا اور ضعف:

بیماری سے آرام کے بعد کمزوری اتنی ہے کہ روزہ رکھنے سے دوبارہ بیمار پڑ جانے کا قوی اندیشہ ہو تو ایسے شخص کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

☆ اگر بڑھاپے کی وجہ سے کوئی شخص اتنا ضعیف ہو گیا ہے کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی تو اسے بھی اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔

۷: ہلاکت کا خوف:

☆ اگر کسی محنت و مشقت کی وجہ سے جان جانے کا اندیشہ ہو یا کسی ظالم کے دباؤ اور قبضہ میں ہو اور اس نے روزہ رکھنے پر مار ڈالنے یا ہاتھ پاؤں توڑ دینے کی دھمکی دی ہو تو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

۸: جہاد:

☆ جہاد کے لئے کسی ایسی تیاری میں مشغول ہو جس میں روزہ کی وجہ سے کمزوری آ سکتی ہو تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

☆ جہاد عملاً جاری ہو یا جلد ہی تصادم کا اندیشہ ہو تب بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

☆ روزہ رکھنے کے بعد جہاد شروع ہو جائے تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے، صرف قضا کرنی ہوگی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

9: بے ہوشی:

☆ اگر کسی پر متواتر کئی دن بے ہوشی طاری رہے، تو ظاہر ہے اس سے ممنوعات روزہ کا ارتکاب نہیں ہوگا، مگر یہ ایام اس کے روزوں میں شمار نہیں ہوں گے جتنے دن بیہوشی رہی ان کی قضا واجب ہوگی۔

۱۰: جنون:

پاگل پن کے دورہ کی وجہ سے ظاہر ہے وہ روزہ نہیں رکھ سکے گا، اس کی دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ جنون مسلسل ہے درمیان میں افاقہ کا کوئی وقفہ نہیں، ایسی صورت میں روزے بالکل معاف ہیں، نہ قضا واجب ہے نہ فدیہ۔ دوسری صورت یہ کہ جنون کی مدت میں وقفہ وقفہ سے افاقہ بھی ہوتا رہا تو پھر ان ایام کے روزوں کی قضا واجب ہوگی۔

وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے:

☆ اچانک شدید قسم کا دورہ پڑ گیا یا ایسی شدید اور جان لیوا بیماری لاحق ہوگئی یا موٹر وغیرہ کا حادثہ پیش آ گیا یا اوپر سے گر پڑا اور ان کے سبب جان کے لالے پڑ گئے تو اسے روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

☆ اچانک کسی بیماری کا حملہ ہوا، جان جانے کا خطرہ تو نہیں البتہ روزہ نہ توڑنے کے سبب بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے، تب بھی روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

☆ شدید بھوک پیاس کی وجہ سے جان پر بن گئی اور اندیشہ ہے کہ نہ کھایا پیا تو مر جائے گا، اسے بھی روزہ توڑنا جائز ہے۔

☆ کسی حاملہ کو ایسا حادثہ پیش آ گیا کہ روزہ نہ کھولا تو ماں، بچہ کی جان جاتی رہے گی تو اس وقت بھی روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

☆ سانپ یا زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے فوراً دوا وغیرہ استعمال کرانا ضروری ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

☆ نقاہت اور کمزوری کے باوصف روزہ رکھ لیا اور پھر دن میں محسوس ہوا کہ روزہ نہ کھولا تو جان پر بن جائے گی یا کسی مرض کا شدید حملہ ہو جائے گا تو اسے روزہ کھولنے کی اجازت ہے۔

☆ روزہ نہ رکھنے اور توڑنے کی اجازت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے روزوں کی قضا یا فدیہ جیسی صورت ہو دینا ہوگا، روزے معاف نہیں ہوں گے۔ البتہ ان کا کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

☆☆..........☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

عبدالقیوم دین پوری

ماہ رمضان اور فریضۂ زکوٰۃ

تاجدارِ ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق رمضان المبارک بہت ہی برکت والا مہینہ ہے، اس ماہ مبارک میں جس طرح فرض روزوں اور نماز تراویح کا حکم ہے، اسی طرح کثرت تلاوت قرآن اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور جملہ نیکی کے کاموں کو بڑھ چڑھ کر سرانجام دینے کا بھی حکم ہے، اس ماہ مبارک کی برکت سے تمام نیکیوں کے درجے بڑھ جاتے ہیں چنانچہ ایک فرض کی ادائیگی میں ستر فرضوں کا ثواب اور ایک نفل نیکی میں ایک فرض کا ثواب ملتا ہے، لہٰذا مسلمان جتنے نوافل ادا کرے گا اتنے فرائض کا ثواب ملے گا، اور قرآن مجید میں سے جتنے حصے کی تلاوت کرے گا اس کا ثواب فرض نماز میں اتنے حصہ کو تلاوت کرنے کے برابر ملے گا، جتنا ذکر اللہ کرے گا ذکر کے ہر کلمہ میں فرض کے برابر ثواب ملے گا، جتنا درود شریف پڑھے گا ہر درود میں فرض درود کا ثواب ملے گا، جتنا مال صدقہ کرے گا اس میں فرض زکوٰۃ ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس ماہ مبارک میں ہر قسم کی نیکی کرنے کی کوشش و سعی کرے۔

زکوٰۃ جو کہ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور سال میں ایک مرتبہ اس کی ادائیگی لازمی ہوتی ہے، پورے سال میں کسی بھی وقت اس کی ادائیگی سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، لیکن رمضان المبارک میں اس کی ادائیگی سے ستر گنا ثواب ملتا ہے، لہٰذا اس فریضہ کو بھی رمضان المبارک ہی میں ادا کرنے کی حتی الوسع کوشش کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ ثواب جمع کیا جاسکے۔

چنانچہ حضرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! رمضان المبارک کا مہینہ زکوٰۃ ادا کرنے کا مہینہ ہے تم اپنے اموال کا حساب کرکے اگر بقدر نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کردو اور اگر کسی پر قرض ہے تو قرض کو منہا کرکے باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔''

بعض حضرات رمضان المبارک کے روزے تو رکھ لیتے ہیں، تراویح بھی پڑھ لیتے ہیں، دوسری بہت سی نیکیاں سرانجام دیتے ہیں لیکن فرض زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو پورے اہتمام سے ادائیگی نہیں کرتے، یہ کوتاہی اور غفلت بہت ہی تباہ کن اور خطرناک ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کرنے والوں سے اس طرح قتال اور جنگ کی جائے، جس طرح نماز سے انکار کرنے والوں سے قتال کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

اسی لئے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں سے قتال کیا تھا، بہرکیف شریعت مطہرہ میں زکوٰۃ کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اس کا منکر کافر و مرتد ہے اور زکوٰۃ کو ادا نہ کرنے والا مسلمان فاسق بن جاتا ہے، تو جہاں فریضہ زکوٰۃ بہت اہمیت کا حامل ہے، وہاں اتنی ہی اس کو صحیح مصرف تک پہنچانے کی تاکید ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف تو بہت ہیں لیکن اس دور میں ایک اہم ترین مصرف مدارس دینیہ کے غریب مستحق طلبا ہیں۔ جس سے لوگ پس و پیش کر رہے ہیں اور اس مصرف کو محض اغیار کے غلط پروپیگنڈا کی بنیاد پر اہمیت نہیں دی جارہی، یہ ایک سازش اور گمراہ کن طرز عمل ہے۔

میرے محترم بھائیو! دینی مدارس اور ان میں پڑھنے پڑھانے والے غریب طلبا اور خدام و کارکنوں کو نظرانداز کرکے ان کو بے کسی اور بے بسی کے عالم میں چھوڑ کر دوسری طرف متوجہ ہونا ہماری بہت بڑی کوتاہی ہوگی۔ چنانچہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ: زکوٰۃ دینے کے لئے ایسے دین دار لوگوں کو تلاش کیا جائے جو کہ دنیا کی طمع و طلب ترک کرکے تجارت آخرت میں مشغول ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: ''تم پاک غذا کھاؤ اور پاک آدم زاد کو کھلاؤ۔'' نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''کار خیر کرنے والے ہی کو اپنا کھانا کھلاؤ کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہیں جب وہ لوگ تنگدست ہوتے ہیں تو ان کی توجہ بٹ جاتی ہے، لہٰذا ایک شخص کو متوجہ الی اللہ کر دینا یہ بہت افضل ہے ایسے ہزارہا اشخاص کو دینے سے جن کی توجہ دنیا ہی کی طرف ہوتی ہے، پرہیزگاروں میں سے بھی ایسے اہل علم کو خاص طور پر دیں جو کہ اپنے علم سے لوجہ اللہ لوگوں کو نفع پہنچا رہے ہیں اور مذہب اسلام کی پختگی اشاعت علوم دینیہ اور تبلیغ دین میں لگے ہوئے ہیں، کیونکہ علم تمام عبادتوں سے افضل عبادت ہے۔''

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ اپنی زکوٰۃ و خیرات اہل علم پر ہی خرچ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ: ''میں درجہ نبوت کے بعد علماء کے درجہ سے افضل کسی کا مرتبہ نہیں دیکھتا، اگر اہل علم تنگدست ہوگئے تو دینی خدمت نہ ہو سکے گی، نتیجتاً امور دینیہ میں نقص آجائے گا، لہٰذا علمی و دینی خدمت کے لئے ان کو فارغ کردینا سب سے بہتر ہے۔'' (احیاء العلوم، کتاب الزکوٰۃ، ج:۱)

کتب احادیث میں علم و علماء کے فضائل میں یہ حدیث مذکور ہے کہ جس نے کسی طالب علم کو ایک درہم دیا تو گویا اس نے راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کیا، نیز کتب فتاویٰ درمختار، شامی، عالمگیری وغیرہ میں ہے ''التصدق علی العالم الفقیر افضل'' زکوٰۃ و خیرات جاہل فقیر کے بجائے غریب عالم دین کو دینا بہتر ہے۔

مجالس الابرار میں ہے کہ زکوٰۃ پرہیزگار کو دو کہ وہ اس امداد سے امداد فی العبادت حاصل کرتا ہے تو اس کو دینے والے بھی ان کی عبادت کے ثواب میں شریک بن جائیں گے، یا زکوٰۃ غریب و مستحق عالم دین کو دو کہ عالم کی خدمت کرنا اس کے علم میں امداد کرنا ہے اور علم دین افضل العبادات ہے، یہاں تک کہ پہلے زمانے کے بعض بزرگ اپنی زکوٰۃ غریب اہل علم ہی کو دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ مقام نبوت کے بعد علماء کے مرتبہ سے بڑا مرتبہ کسی کا نہیں اور عالم سے البتہ وہ عالم مراد ہے جو علم آخرت کے لئے حاصل کرتا ہے نہ کہ برائے دنیا کیونکہ جو لوگ علم دنیا کے لئے حاصل کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ و خیرات دے کر گناہ میں اعانت کرنا زیبا نہیں ہے کہ ان کے عذاب میں شریک ہوں۔ (ص:۱۰۶، مجلس:۲۱)

پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے الفتح الربانی میں ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ فداہ ابی وامی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلایا کرو اور اپنا لباس ایمان والوں کو دیا کرو جب تو نے اپنا کھانا کسی پرہیزگار کو کھلایا اور اس کے دنیاوی امور میں اس کا معاون بنا تو جو کچھ وہ عمل کرے گا اس میں تو بھی شریک ہوگیا اور اس کے اجر میں سے کچھ کمی نہیں ہوگی، کیونکہ تو نے اس کے مقصود (عبادت پوری کرنے) میں مدد کی اور اس کے (فکر معاش) کے بوجھ کو اس سے اٹھالیا اور (اس کا پیٹ بھردینے کی وجہ سے) اس کے قدم اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھوائے اور جب تو نے اپنا کھانا ریاکار، نافرمان کو کھلایا اور اس کے دنیوی معاملات میں اس کی مدد کی تو جو کچھ وہ بداعمالیاں کرے گا اس میں تو بھی شریک ہوگیا اور اس کی سزا میں کچھ کمی نہ ہوگی کیونکہ (اس کو روٹی کھلاکر) حق تعالیٰ کی نافرمانی میں تو اس کا مددگار بنا ہے، پس اس کا اثر بد تیری طرف بھی لوٹے گا۔ (ص:۲۵۰، ۲۵۱، مجلس:۳۷)

فوائد زکوٰۃ

☆...... عبادت کی نیت سے حلال مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد انسان کو فرض عبادت کا ثواب ملتا ہے اور رمضان المبارک میں ادا کرنے سے ستر فرض کا ثواب ملتا ہے۔

☆...... زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ دینے والے کا تزکیہ قلب یعنی دلی بخل جاتا رہتا ہے۔

☆...... زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور زکوٰۃ نہ دینے سے وہ غضب الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے۔

☆...... انسان جس مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے، زکوٰۃ دینے سے اس کا بقیہ سارا مال پاک و صاف ہوجاتا ہے لیکن زکوٰۃ نہ دینے سے سارا مال ناپاک اور نجس بن جاتا ہے۔

☆...... زکوٰۃ دیئے ہوئے مال کو منجانب اللہ تحفظ حاصل ہوتا ہے، جبکہ زکوٰۃ نہ دینے سے اس کے مال کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوتا۔

☆...... زکوٰۃ دینے والا حب جاہ اور حب مال کے امراض سے پاک ہوجاتا ہے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف پیدا ہوتا ہے جبکہ زکوٰۃ نہ دینے والے انسان میں بخل پیدا ہوتا ہے اور حب جاہ و مال کے امراض پیدا ہوتے ہیں اور جوں جوں وقت گزرتا ہے بخل میں اضافہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے انسان محبت الٰہی سے دور، جنت سے دور، جہنم سے قریب ہوجاتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

☆...... زکوٰۃ دینے والوں کے مال میں نورانیت اور برکت پیدا ہوجاتی ہے جبکہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے اموال میں برکت نہیں ہوتی ظلمت آجاتی ہے اور خبث پیدا ہوجاتا ہے۔

☆...... زکوٰۃ دینے میں نادار اور مفلس مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی ہوجاتی ہے پھر اگر دین کی کسی بھی خدمت میں مشغول غریب مسلمانوں کو زکوٰۃ دی جائے تو خدمت دین کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور مستحق عزیز و اقارب اور پڑوسی کو زکوٰۃ دینے سے ان کے ساتھ ہمدردی صلہ رحمی کا ثواب بھی مل جاتا ہے جب کہ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ نہ دینے سے باہمی منافرت بغض و عداوت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

☆...... زکوٰۃ دینے والوں کے لئے آخرت میں بڑے بڑے اجر و ثواب کا وعدہ ہے جبکہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے جہنم کے دردناک عذاب کی وعید اور اس کے علاوہ خاص طریقے سے عذاب دیئے جانے کی وعیدیں ہیں، جس کی تفصیل احادیث میں مذکور ہے۔

نصاب زکوٰۃ

☆...... صرف سونا جب ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ مقدار میں ہو تو اس پر کل سونے کا چالیسواں حصہ یا اس کی مجموعی مالیت میں ڈھائی فیصد

زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔

☆......چاندی جب کہ ساڑھے باون تولہ ہو یا اس سے زیادہ تو اس پر چالیسواں حصہ یا اس کی مجموعی مالیت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں نکالنا لازم ہے۔

☆......سونا اور چاندی کو خواہ استعمال کے لئے رکھا ہو یا تحفظ زر کے لئے، تجارت کی نیت سے رکھا ہو یا کسی کو تحفہ کے طور پر دینے کے لئے، زیورات کی شکل میں موجود ہو یا سکوں کی شکل میں، ہر صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

☆......اگر سونا چاندی دونوں میں سے کوئی چیز الگ الگ مقدار نصاب کے برابر موجود نہیں ہے، لیکن دونوں ملا کر مقدار نصاب بن جاتی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے، مثلاً چار تولہ سونا اور ۲۵ تولہ چاندی ہے تو دونوں کی مالیت لگا کر چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔

☆......اگر تھوڑی سے چاندی اور تھوڑا سا سونا ہو اور دونوں کی مالیت چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔ اسی طرح اگر تھوڑا سا سونا ہو اور کچھ نقد رقم ہو، دونوں کی مالیت چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

☆......اگر کوئی شخص سونا چاندی کے علاوہ تحفظ مال کے لئے قیمتی پتھر، ہیرے جواہرات خرید کر رکھے تاکہ قیمت بڑھنے پر اسے فروخت کر کے نقدی میں تبدیل کر سکے تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

☆......گھریلو استعمال کی اشیاء کپڑے، فرنیچر میں زکوٰۃ نہیں ہے، اسی طرح استعمال کے برتن، قالین، الماری، میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے، البتہ سونا چاندی کے برتنوں پر زکوٰۃ واجب ہے، اور ہیرے، جواہرات قیمتی دھات کے زیورات بنا کر استعمال کے لئے ہیں ان پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

☆☆......☆☆

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
کی گراں قدر تصنیفات ایک نظر میں

آپ کے مسائل اور ان کا حل (مکمل دس جلدیں قسم اعلیٰ)

مہد سے لحد تک پیش آنے والے انسانی زندگی کے ہر مسئلہ کا نہایت آسان اور عام فہم شرعی حل، جدید فقہی انسائیکلو پیڈیا، ہر گھر کی ضرورت، ہر مفتی کا معاون، انوکھے اور نئے انداز کا فقہی ذخیرہ۔

(رعایتی قیمت صرف 1350 روپے)

آپ کے مسائل اور ان کا حل مکمل سیٹ (قسم دوم) رعایتی قیمت صرف	900	روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	200	روپے
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	70	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (بڑی/ترجمہ وفوائد)	240	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (چھوٹی)	75	روپے
شخصیات و تاثرات (دو جلدیں)	280	روپے
دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار	190	روپے
سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ	140	روپے
دنیا کی حقیقت (دو جلدیں)	400	روپے
تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	1150	روپے
معاشرتی بگاڑ کا سدباب	100	روپے
اسلام کا نظام زکوٰۃ وعشر	130	روپے
حجۃ الوداع وعمرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	190	روپے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات

رئیس قادیان (مولانا محمد رفیق دلاوریؒ)	200	روپے
تاریخی قومی دستاویز (مولانا اللہ وسایا)	200	روپے
قادیانی شبہات کے جوابات	250	روپے
احتساب قادیانیت (24 جلدیں)	4,650	روپے
قادیانیت کا علمی محاسبہ (محمد الیاس برنیؒ)	400	روپے

برائے رابطہ: مکتبہ لدھیانوی، مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ سلام کتب مارکیٹ، دکان نمبر 18 بنوری ٹاؤن کراچی

Cell:0321-2115502, 0321-2115595,0321-2115311,

website:www.mlshaheed.com
Email:info@mlshaheed.com

وی پی کے لئے معذرت خواہ ہیں

قرآن کریم... کلام اللہ ہے

مولانا عبدالحفیظ رحمانی

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سے انبیاءؑ و رسل مبعوث فرمائے۔ ان کی صحیح تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ البتہ یہ مسلم حقیقت ہے کہ ہر قوم اور ہر خطہ میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت ہوئی ہے' سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی و رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اب دنیا میں کسی نئے نبی کی آمد نہیں ہوگی' یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس مقدس جماعت کے بہت سے جلیل القدر حضرات کو کتاب ہدایت بھی عطا کی گئی۔ قرآن مجید میں چند کتابوں کا نام صراحتاً مذکور ہے' یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کون سی الہامی کتاب کس رسول گرامی کو دی گئی۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ''صحیفے'' دیے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ''تورات'' دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''انجیل'' حضرت داؤد علیہ السلام کو ''زبور'' اور آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری کتاب ہدایت ''قرآن مجید'' نازل کی گئی۔ اسی آخری کتاب نے سابقہ کتابوں کا تعارف کراتے ہوئے یہ راز فاش کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں کے ساتھ خیانت کی گئی اور ان کتابوں کے دنیادار علماء نے ان میں اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق تحریفات کیں اور حذف و اضافے کئے اب یہ کتابیں اپنی اصل حالت میں نہیں ہیں۔

قرآن مجید کے اس دعویٰ سے کہ ان کتابوں میں تحریف کی گئی ہے' مذہبی دنیا میں ایک ہلچل مچ گئی اور اس دعویٰ کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا' لیکن حق تو پھر حق ہے بالآخر انہیں کے معتقدین کو اعتراف کرنا پڑا کہ بائبل میں شامل کتابیں مشکوک الصحۃ ہیں۔ خواہ عہد نامہ قدیم ہو یا جدید۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ تحریفات دو ایک مقامات پر نہیں ہیں' ہزاروں کی تعداد میں تحریفات ہیں' ایسی صورت میں یہ کتابیں ناقابل عمل ٹھہریں' اس لئے کہ کوئی وثیقہ مشکوک ہونے کے بعد قابل عمل نہیں رہتا' پھر یہ آسمانی کتابیں کیونکر قابل عمل ہو سکتی ہیں؟ کہاں کہاں کیا کیا تحریف کی گئی ہے' پورے وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا' ہاں صرف قرآن مجید صفحۂ ہستی پر ایسی الہامی کتاب ہے جو ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ میں بالکل محفوظ ہے' الفاظ و حروف تو اپنی جگہ پر اس کتاب کے اعراب تک من و عن محفوظ ہیں۔ کروڑوں کی تعداد میں اس کتاب کے نسخے دنیا میں موجود ہیں اور کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں بھی یہ کتاب محفوظ ہے اور رہتی دنیا تک حفاظت کا یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا اور اس کتاب کے نازل کرنے والے نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے' اس کا مشاہدہ دنیا کر رہی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو الہامی کتاب کس دلیل کی بنیاد پر تسلیم کر لیا جائے؟ تو اس کے دلائل ایک دو نہیں بہت ہیں۔

پہلی دلیل:

تو یہی ہے کہ اس طویل مدت میں کوئی تحریف نہیں ہوئی ہے' جب کہ کوئی الہامی کتاب اپنی مکمل صحت کا دعویٰ نہیں کر سکتی اور نہ صحت کا ثبوت فراہم کر سکتی ہے۔

دوسری دلیل:

قرآن مجید کا یہ چیلنج ہے:

''کہ اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو تم مدد کے لئے بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔''

یہی چیلنج قرآن مجید نے دوسری جگہ دہرایا:

''اگر تم کو اس کتاب کے بارے میں شک و شبہ ہے جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے تو اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جتنے تمہارے حامی و مددگار ہیں' سب کو اپنی مدد کے لئے بلا لو' پھر بھی اگر تم ایسا نہ کر سکو اور یقین ہے کہ ایسا ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

تیسری جگہ قرآن مجید نے پوری قوت کے ساتھ اپنے دعویٰ کو آخری ادعائی الفاظ میں یوں دہرایا:

''آپ فرما دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات مل کر اس قرآن کے جیسا کلام بنانا چاہیں تو بھی اس جیسا نہیں بنا سکیں گے' خواہ ان میں سے ایک دوسرے کی کتنی ہی مدد کیوں نہ کرے۔''

اس دعویٰ اور چیلنج سے بڑھ کر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے؟ عرب کے ادیبوں اور شاعروں کو اس

دعویٰ کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا اور ہزار کد وکاوش کے باوجود وہ اس چیلنج کو قبول کرنے کی ہمت نہ کر سکے بلکہ اپنی عاجزی اور درماندگی پر پردہ ڈالنے کے لئے عربوں نے تشدد اور تیر وتفنگ' جنگ وجدال کا راستہ اختیار کیا اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموس کی دہائی دے کر معرکہ کارزار میں کود پڑے۔ اس میدان میں بھی قرآن مجید کی صداقت کو تسلیم نہ کرنے والوں کو شکست وہزیمت سے دوچار ہونا پڑا اور فتح وظفر قرآن مجید کی صداقت تسلیم کرنے والوں کے حصہ میں آئی' گوان صداقت شعاروں کی تعداد بہت کم تھی اور سامان جنگ سے بھی یہ مختصر جماعت خالی تھی۔ اس جماعت میں وہ سلیم الفطرت افراد تھے' جنہوں نے قرآن مجید کے چیلنج پر غور وفکر کے بعد تسلیم کیا کہ قرآن مجید انسانی کلام نہیں' خدا کا کلام ہے' ورنہ نثر ونظم کی نابغۂ روزگار ہستیاں اس جیسا کلام پیش کرنے سے قدم پیچھے نہ ہٹاتیں' اور چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اپنے ادبی جوہر کا مظاہرہ ضرور کرتیں۔

پھر یہ چیلنج قرآن مجید کا وقتی نہیں ابدی ہے۔ نزول قرآن کے وقت سے لے کر آج تک ڈیڑھ ہزار سالہ طویل مدت میں ہزاروں عربی زبان کے بلند پایہ ادیب وشاعر اپنے اپنے جوہر دکھا کر پیوند خاک ہوچکے ہیں' لیکن وہ قرآن مجید کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ آج بھی سینکڑوں ادیب وشاعر اپنے کمالات کا مظاہرہ کر رہے ہیں' لیکن قرآن کے چیلنج کے سامنے ان کی تمام ترفنی صلاحیتیں ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح کمزور ہیں اور انہیں اپنی کمزوریوں کا اتنا شدید احساس ہے کہ قرآن مجید کے اعجاز کو دیکھ کر دم بخود ہیں' کسی میں تاب مقاومت ہے اور نہ ہی مجال گفتگو۔ اس کے علی الرغم مستشرقین کی ساری توانائیاں محض بغض وعناد اور عصبیت میں تشکیک پیدا کرنے میں صرف ہوتی ہیں۔ یہ مستشرقین بھی اگلے ہوئے لقمے چباتے ہیں اور وہی باتیں دہراتے ہیں جو ان کے پیش رو کہہ چکے ہیں' البتہ ہر مستشرق انداز بدل کر میٹھا زہر کھلاتا ہے' لیکن قرآن مجید کے چیلنج کو قبول کرنے کی سکت نہیں ہے۔ کیا یہ قرآن کے کلام اللہ ہونے کی مضبوط دلیل نہیں ہے؟ اس موقع پر قرآن مجید کا یہ نکتہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ ساری دنیا کے انسان وجن مل کر بھی قرآن مجید جیسی کتاب نہیں لکھ سکتے' جب کہ ایک بڑے پہلوان کو کئی کمزور آدمی مل کر پچھاڑ سکتے ہیں' متعدد شعراء اور متعدد ادیب مل کر بہترین شعروادب منظر عام پر لا سکتے ہیں' جس کا جواب نہ بن پڑے' پھر مستشرقین اجتماعی طور پر یہ کدوکاوش کیوں نہیں کر لیتے کہ قرآن جیسی کتاب تیار کرلیں اور دنیا کو دکھادیں کہ قرآن مجید کا مثل تیار ہے' اس لئے قرآن مجید کا دعویٰ صحیح نہیں ہے' لیکن اس سلسلہ میں انفرادی واجتماعی کاوشیں بری طرح ناکام ہوچکی ہیں' اس لئے عصر حاضر کے معاندین اسلام اس کاوش کے لئے تیار نہیں ہیں اور عناد کی بنا پر دائرۂ اسلام سے باہر ہیں۔

البتہ یہودیوں نے اپنی قدیم روایت پر قائم رہتے ہوئے' قرآن مجید میں تحریف کا بیڑا اٹھایا اور محرف نسخوں کی اشاعت کو اکناف عالم میں پھیلانے کی سعی ناکام کر ڈالی اور رسوائیاں دامن گیر ہوگئیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں قرآن مجید پوری صحت کے ساتھ محفوظ ہے یا قرآن مجید کے کروڑوں نسخے موجود ہیں' بلکہ اس میدان میں شکست وہزیمت کا بنیادی سبب قرآن مجید کی آیات کریمہ سے بے میل عربی عبارتوں کا الحاق ہے بالکل ایسے ہی جیسے مخمل میں ٹاٹ کی پیوندکاری۔ قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت' اسلوب بیان شیرینی وروانی' اثر وتاثیر' کشش وجاذبیت کسی انسانی کلام میں مجتمع نہیں ہوسکتیں۔ جہاں تک اس کتاب مبین کے مضامین کا تعلق ہے' اس کا تو تصور بھی انسان نہیں کرسکتا چہ جائیکہ اس قسم کے مضامین کا مجموعہ کوئی انسان تیار کردے' اسی لئے ہم نے دعویٰ کیا تھا کہ قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کے دلائل بہت ہیں' ان میں سے صرف چند دلائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی۔ دو دلیلیں وضاحت کے ساتھ پیش کی جاچکی ہیں۔ آیئے اب تیسری دلیل پر غور کریں۔

تیسری دلیل:

قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی دلیل ہر طرح کے مضامین وبیان میں فصاحت وبلاغت میں سرموفرق نہیں آتا ہے' جب کہ فصاحت وبلاغت کو ہر طرح کے مضمون میں یکساں برقرار رکھنا دشوار ہی نہیں' انسانی طاقت سے باہر ہے۔ عموماً ادباء اور شعراء کسی ایک مضمون میں اپنے کمال فن کا مظاہرہ کرتے ہیں' اس میں بھی دور تک فصاحت وبلاغت کا معیار برقرار نہیں رہتا اور زور بیان لڑکھڑا جاتا ہے' کوئی قصیدہ نگار ہے تو کوئی مرثیہ گو' کوئی غزل گوئی میں طاق ہے تو کوئی مثنوی میں برق' لیکن یہی شعراء دیگر اصناف شاعری میں تقریباً فیل ہیں۔ غالب غزل گوئی کے میدان میں منفرد مانے جاتے ہیں اور انیس مرثیہ گوئی میں اپنا جواب نہیں رکھتے' لیکن غزل کا ہر شعر یکساں نہیں ہے' اسی طرح مرثیہ کے ہر مضمون میں یکسانیت نہیں ہے' جبکہ غزل اور مرثیے کے اشعار میں احکام اور اعمال نہیں بیان کئے جاتے' بلکہ طبیعت میں انبساط پیدا کرنے کے لئے مناسب الفاظ کا شعراء انتخاب کرتے ہیں' اس کے باوجود غزل کے دو ایک شعر قابل داد ہوتے ہیں' باقی اشعار بھرتی کے ہوتے ہیں' یہ نکتہ بھی قابل لحاظ ہے کہ بہت سے اشعار قابل اعتراض ہوتے ہیں۔ کسی شعر میں کوئی نقص ہوتا ہے' اور کسی میں کوئی عیب ہوتا ہے' غالب کی مشکل پسندی اور مہمل

گوئی تو زبان زد ہے۔ زمانہ جاہلیت کے عرب شعراء میں امرؤ القیس کو جو بلند مقام حاصل ہوا وہ کسی اور شاعر کے حصہ میں نہیں آیا۔ سبعہ معلقات کا پہلا معلقہ امرؤ القیس کا ہے' اس کے پہلے ہی شعر پر ماہرین فن نے اعتراضات کئے ہیں' معلوم ہوا کہ ہر طرح کے عیب ونقص سے پاک صرف اللہ کا کلام ہوسکتا ہے اور ہے۔

اس موقع پر آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ یہ بات تو شعروشاعری سے متعلق ہے' جس کا میدان تنگ اور زمین سنگلاخ ہے۔ نثر کا میدان وسیع اور اظہار خیال کے لئے زمین نرم ہے' لیکن بلند پایہ اور اعلیٰ درجہ کے نثر نگاروں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ قرآن مجید کے معارضہ میں ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔ ابن المقفع عربی کا مشہور انشاء پرداز اور عربی ادب میں سند کا درجہ رکھتا ہے' اس نے قرآن مجید کا جواب لکھنا شروع کردیا تھا' اسی اثناء میں اس نے ایک بچہ سے یہ آیت پڑھتے ہوئے سنی کہ "وقیل یا ارض ابلعی ماء ک" اس نے گھر واپس جاکر اب تک جو کچھ لکھا تھا' مٹادیا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کلام کا معارضہ ناممکن ہے اور ہرگز یہ انسانی کلام نہیں ہے۔

یحییٰ ابن حکم غزالی اندلس کے فصحاء میں سے تھا' اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے بھی معارضہ کا ارادہ کیا تھا' لیکن ابن حکم غزالی خود فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ اخلاص اس نظر سے دیکھی کہ اس طرز پر جواب لکھوں کہ یکایک اس کلام کی اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ میرا دل خوف ورقت سے بھر گیا اور مجھ کو توبہ وندامت پر آمادہ کردیا۔

یہ بھی ایک مشہور بات ہے کہ جب قرآن مجید کا نزول ہورہا تھا' اس وقت کے دشمنان اسلام نے برملا اس کا اعتراف کیا تھا کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے اور نہ ہی سحر وکہانت ہے' کیونکہ جادوئی تاثیر دیرپا نہیں ہوتی اور کہانت کا یہ طرز نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کے معجزانہ کلام کے سامنے بے بس ہوکر کبھی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر زدہ کہتے اور کبھی مجنون و دیوانہ کہتے' کبھی سچائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بھی کہتے کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔ نیز قرآن مجید کے اثر وتاثیر سے اس قدر خوفزدہ تھے کہ قرآنی آیات سننے سے خود بھی احتراز کرتے تھے اور اپنے اہل وعیال کو بھی منع کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مشہور واقعہ ہے کہ پڑوس کے مشرکین مکہ بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت سے روکتے تھے اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے معمول میں فرق نہیں آنے دیا تو مشرکین تشدد پر اتر آئے اور کہنے لگے کہ تمہاری تلاوت سن کر ہمارے بچے خراب ہوئے جاتے ہیں' اندیشہ ہے کہ وہ اپنے آبائی مذہب کو ترک نہ کردیں' یہی کام ابولہب بھی مکہ کے بازاروں میں کیا کرتا تھا اور لوگوں کو قرآن مجید کی آیات سننے سے روکتا تھا' بازار عکاظ میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو قرآنی آیات سنا کر متوجہ فرماتے ادھر ابولہب چیخ پڑتا کہ لوگو! کانوں میں انگلیاں دے لو اس کی بات نہ سنو' یہ جادوگر یا دیوانہ ہے۔ قرآن مجید کی اسی معجزانہ تاثیر نے شاہ نجاشی کو دولت اسلام سے مالا مال کردیا اور جس نے بھی قرآن مجید کو توجہ سے سنا یا پڑھا وہ حلقہ بگوش اسلام ہوگیا' تو قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت وہ بھی سادہ خشک مضامین میں اس کے اللہ تعالیٰ کے کلام ہونے کی ناقابل تردید دلیل ہے۔

چوتھی دلیل:

قرآن مجید کا فصاحت وبلاغت کے اعلیٰ ترین معیار کو قائم رکھتے ہوئے اس کی صداقت اور راست گوئی ہے' اس کے برخلاف ادیبوں اور شاعروں کے کلام میں جھوٹ اور مبالغہ آرائی کی کثرت ہوتی ہے' ادیب وشاعر اگر منظر نگاری' واقعات اور محاسن بیان کرنے میں زمین وآسمان کے قلابے نہ ملائیں تو کلام بے کیف اور بے مزہ ہوگا۔ چنانچہ نظامی گنجوی کا یہ شعر زبان زد ہے:

در شعر مپیچ کہ در فن او
احسن اوست اکذب اوست

یعنی ادباء اور شعراء کے فن کی تعمیر جھوٹ اور مبالغہ آرائی پر استوار ہوتی ہے اور وہی عبارت جو جھوٹ پر تعمیر ہوتی ہے' شعروشاعری کے قدر دانوں سے خراج تحسین وصول کرتی ہے۔ شعراء کے کلام ادیبوں کے انشائیے' ناول' افسانے اور ڈرامے جو ادبی دنیا میں آسمان کی رفعتوں سے بلند خیال کئے جاتے ہیں وہ کس قدر مبنی برحقیقت ہوتے ہیں' اس کو ہر تعلیم یافتہ شخص اچھی طرح جانتا ہے۔

لیکن قرآن مجید تمام تر صداقت اور راست گوئی کے باوجود اعلیٰ درجہ کی فصاحت کو برقرار رکھتا ہے' اس کی کوئی آیت کریمہ اور کوئی لفظ فصاحت سے فروتر نہیں ہے۔ قرآن مجید صداقتوں کو الفاظ کے حسین موتیوں سے اس طرح رولتا ہے کہ اس کی راست گوئی تلخی پیدا نہیں کرتی بلکہ غور وفکر کرنے پر مجبور کرتی ہے' اس کے علی الرغم ادیبوں اور شاعروں کا کلام راست گوئی کی ڈگر پر چلتے ہی معیار فصاحت سے گر جاتا ہے بلکہ ادباء وشعراء اس طرح کے کلام کو تفریح کا ہدف بنالیتے ہیں کہ یہ شاعری نہیں وعظ ہے نثری شہ پارہ نہیں نصیحتوں کا طومار ہے' چنانچہ جن ادیبوں اور شاعروں نے جاہلی ادب کی روش کو ترک کرکے ادب برائے زندگی اور ادب برائے اسلام کی روش اختیار کی' وہ فصاحت معیار برقرار نہ رکھ سکے۔ نقادان فن نے ان پر زوردار تنقیدیں کی ہیں۔ دیکھئے جگر مراد آبادی کی ایک شاعری وہ ہے جس کو زمانہ جاہلیت کی

شاعری کے لحاظ زیادہ مناسب ہے اور شاعری کا دوسرا دور توبہ کرنے کے بعد کا ہے دونوں ادوار کے کلام میں جو نمایاں فرق ہے وہ اہل نظر سے مخفی نہیں ہے۔ اسی طرح عہد نبوت کے شاعروں میں حضرت حسان بن ثابت اور حضرت لبید بن ربیعہ ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام کی شاعری میں نمایاں فرق ہے۔ بعد کا کلام معیار فصاحت سے گرا ہوا ہے۔

یہی قرآن مجید کا وہ اعجاز و کمال ہے جس کا مقابلہ کرنے سے دنیا عاجز و درماندہ ہے' قرآن مجید خواہ احکام بیان کرتا ہو یا وعظ و نصیحت کرتا ہو، واقعہ نگاری یا منظر نگاری کرتا ہو۔ ہر موقع پر فصاحت و بلاغت بالکل یکساں طور پر قائم رہتی ہے ترکہ اور وراثت کا مضمون نہایت خشک ہے۔ وارثین میں ورثہ کی تقسیم اور حصص بیان کئے گئے ہیں' قربان جایئے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر کہ نہایت خشک مضمون میں بھی فصاحت و بلاغت کا دریا رواں ہے اور بیان کی شیرینی میں بھی کسی طرح کی کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ ہے قرآن مجید کا وہ اعجاز جو سر چڑھ کر اعلان کرتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' دنیا کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہے۔

پانچویں دلیل:

قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی یہ ہے کہ اس کتاب میں ایک ہی بات ایک ہی حکم ایک ہی واقعہ بار بار دہرایا گیا ہے اور کسی جگہ اس کی عبارت میں پھیکا پن نہیں ہے' وہی شیرینی و لطافت جو ایک جگہ ہے وہی ہر موقع پر ہے۔ فصاحت و بلاغت کا وہی معیار قائم ہے جو انسانی دسترس سے باہر ہے' کہیں کوئی حکم یا واقعہ مفصل ہے تو کہیں مختصر۔ حضرات انبیاؑ علیہم السلام کے احوال و واقعات بار بار بیان کئے گئے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات اور حالات تو کثرت سے بیان کئے گئے ہیں' اسی لحاظ سے تکرار بھی ہے لیکن کسی موقع پر نہ طبیعت بدمزہ ہوتی ہے اور نہ کسی جگہ اس کی فصاحت و بلاغت میں سرمو فرق آتا ہے۔ حالانکہ ایک ہی واقعہ کو بار بار دہرانے میں بے لطفی کے ساتھ ساتھ اسلوب بیان میں فرق آ جاتا ہے اور فصاحت و بلاغت کا معیار بھی برقرار نہیں رہتا اور ہر بار قابل گرفت حذف و اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ آج تک کوئی ادیب و شاعر ایسا کلام پیش نہیں کر سکا جس میں ایک ہی واقعہ کو بار بار دہرایا گیا ہو' اور اس میں کوئی سقم نہ پیدا ہوا ہو اور بیانات میں تضاد و اختلاف رونما نہ ہوا ہو۔ ہاں ہر طرح کے عیب و نقص سے پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہی کلام ہو سکتا ہے اور وہ قرآن مجید کی شکل میں موجود ہے جو ہر طرح کے نقائص سے پاک و ہر طرح کے محاسن سے آراستہ ہے۔

چھٹی دلیل:

جو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کو انسانی دسترس سے بلند و بالا قرار دیتی ہے' یہ ہے کہ اس کی کوئی آیت اعلیٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت سے فروتر نہیں ہے اور محیر العقول بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو طویل قصے بیان کئے گئے ہیں وہ اپنی طوالت کے باوجود فصاحت و بلاغت میں فرق نہیں آنے دیتے کہ اس واقعہ کا کوئی جزیہ معیار فصاحت سے گرا ہوا ہو' اس کے علی الرغم جب ہم ادیبوں اور شاعروں کے کلام پر نظر ڈالتے ہیں تو دور تک نثری شہ پارہ اور کلام کا معیار فصاحت و بلاغت قائم نہیں رہتا' محمد حسین آزاد کے انشائیے اور سودا کے قصائد اور دیگر شعراء کے کلام پر ایک نظر ڈالئے تو وہ ایک فقرے اور چند اشعار ہی فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ معیار پر پورے اترتے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ پہلا شعر یعنی مطلع جس آب و تاب کا پتہ دیتا ہے' اس کا معیار دوسرے ہی شعر میں قائم نہیں رہتا۔ یہ خصوصیت تو اللہ کے کلام کو ہی حاصل ہے کہ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ جو قرآن مجید میں بیان کردہ دیگر واقعات کے مقابلے میں خاصا طویل ہے' لیکن پورے قصہ میں کوئی آیت کریمہ تو کیا کوئی لفظ بھی معیار سے گرا ہوا نظر نہیں آتا اور ہر لفظ اپنی جگہ نگینہ سے زیادہ دلکش اور حسین دکھائی دیتا ہے' تو یکساں طور پر فصاحت و بلاغت کا قائم رکھنا صرف اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے انسان اس کے سامنے عاجز و درماندہ ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور کوئی دلیل قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی نہ بیان کی جائے تو تنہا اس کی یہی فصاحت و بلاغت اس کے الہامی کلام ہونے کی ناقابل تردید دلیل ہے اور ان حواس باختہ' عقل و دانش سے بے بہرہ لوگوں کے لئے تازیانہ ثابت ہے' جو قرآن مجید میں حذف و اضافہ کی باتیں کرتے ہیں۔

☆☆......☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

ظہورِ مہدی اور مرزا قادیانی کا جھوٹ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زبانی اہل سنت کے عقائد کا ذکر ہورہا تھا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ قیامت برحق ہے، اور قیامت کی نشانیاں، قیامت کی علامتیں بھی برحق ہیں اور قیامت کی علامتیں دو قسم کی ہیں، ایک چھوٹی علامات ہیں جن کو علاماتِ صغریٰ کہتے ہیں اور دوسری بڑی علامات ہیں جن کو علاماتِ کبریٰ کہتے ہیں۔ چھوٹی علامتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سرفہرست ہے، کیونکہ آپ کی تشریف آوری سے گویا قیامت کا قرب معلوم ہوگیا ہے، بہت ساری احادیث میں ان علامات کی تفصیل ذکر فرمائی گئی ہے، اس وقت ان تمام احادیث کا ذکر کرنا مقصود نہیں۔

حضرت مہدیؒ کا ظہور

حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا یہ علاماتِ صغریٰ اور علاماتِ کبریٰ کے درمیان برزخ ہے، یعنی حضرت مہدی علیہ الرضوان کے آنے سے علاماتِ صغریٰ کا خاتمہ ہوجائے گا اور بڑی علامتیں شروع ہوجائیں گی۔

مہدیؒ کے بارہ میں اہل سنت کا نظریہ

اہل سنت کا نظریہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک صاحب کی ولادت ہوگی، ان کے والد کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد شریف کے نام پر ہوگا، ان کی والدہ کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے نام پر ہوگا، اور ان کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر ہوگا یعنی "محمد بن عبداللہ" جب ان کی عمر چالیس سال ہوجائے گی حق تعالیٰ شانہ ان کو خلیفہ بنائیں گے اور رکن و مقام کے درمیان ان کی بیعت ہوگی "رکن" کہتے ہیں حجرہ اسود کو اور مقام سے مراد مقامِ ابراہیم ہے، حرم شریف میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت ہوگی اور آسمان سے ندا آئے گی: "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی" یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی سنو اور مانو، ساتھ سال تک وہ نصرانی طاقتوں کے مقابلے میں سینہ سپر رہیں گے، ان سے جہاد کرتے رہیں گے، ساتویں سال میں دجال نکلے گا، کانا دجال مشہور ہے، رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی تفصیل کے ساتھ دجال کی علامتیں اور جو کچھ وہ کرے گا اس کو بیان فرمایا ہے، حضرت مہدی علیہ الرضوان دجال کے بارے میں سن کر اپنے جہاد کے محاذ سے دمشق واپس لوٹ آئیں گے اور دونوں فوجوں کی صفیں یعنی دجال کی فوج اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی فوج یہ دونوں بالمقابل ہوں گی، لیکن مسلمانوں کی تعداد اتنی کم ہوگی کہ دجال کی فوج ان کا محاصرہ کرلے گی، ان کو گھیرے میں لے لے گی، صبح صادق کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد کے شرقی مینارے پر نزول فرمائیں گے اور اس وقت آسمان سے آواز آئے گی کہ تمہارے پاس مددگار آگیا ہے، اس آواز کو سن کر کسی مسلمان کے منہ سے نکلے گا کہ یہ کسی پیٹ بھرے کی آواز معلوم ہوتی ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی لشکر میں پہنچ جائیں گے، جب اقامت ہوچکی ہوگی اور امام مصلی پر جاچکے ہوں گے، حضرت مہدی علیہ الرضوان نماز پڑھانے کے لئے مصلی پر جاچکے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ پیچھے ہٹیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے تم ہی نماز پڑھاؤ، اس لئے کہ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہوئی ہے اور پھر فرمائیں گے: "یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے کہ ایک جلیل القدر نبی ایک امتی کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے۔" چنانچہ یہ نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان پڑھائیں گے، اس کے بعد امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوجائے گی، حضرت مہدیؒ ان کے معاون و مددگار ہوں گے، خلافت کا تمام کاروبار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوجائے گا، اسی نماز کے دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھیں گے اور اس میں یہ فقرہ بھی آئے گا: "اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کریں اور اہل ایمان کی مدد فرمائیں" جیسا کہ میں نے کہا کہ دجال کی فوجیں مسلمانوں کی فوج کا محاصرہ کئے ہوں گی اور یہ ایک قلعہ میں محصور ہوں گے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ

کھول دو! جیسے ہی دروازہ کھلے گا اور دجال کی نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی تو دجال اس طرح پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے اور بھاگنا شروع کر دے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے میری ایک ضرب تو تیرے لئے لکھی ہوئی ہے، اس سے تو بچ نہیں سکتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب اس کو قتل نہ کرتے تو بھی وہ پگھل کر ختم ہو جاتا، لیکن باب لد پر جا کر اس کو پکڑ لیں گے اور ایک ضرب اس پر لگائیں گے، اس کا خاتمہ ہو جائے گا، اس کے بعد اور تفصیل کے ساتھ ایک قصہ ہے، مگر یہاں تفصیل کی ضرورت نہیں۔

دجال کا نکلنا اور حضرت عیسیٰؑ کا اس کو قتل کرنا

تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کانے دجال کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہو کر اس کو قتل کرنا یہ قیامت کی بڑی علامات میں سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک امت میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا، سوائے چند فلسفیوں کے یا گمراہ لوگوں کے اور ہمارے زمانے میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا انکار کیا اور کہا کہ وہ تو مر چکے ہیں اور اس منصب پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے، نعوذ باللہ! میں اکثر قادیانیوں کو یہ شعر لکھ کر بھیجتا ہوں کہ:

بصاحب نظر بنما گوہر خود را
عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خر چند

اپنا جوہر کسی صاحب نظر کو دکھاؤ، اس لئے کہ چند لوگوں کے کہنے سے، چند گدھوں کے کہنے سے عیسیٰ نہیں بن جایا کرتے۔

غلام احمد قادیانی کا دجل

بہت مدت کی بات ہے، میں نے شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ”ازالہ اوہام“ پڑھی، میں ملتان میں تھا، اس وقت اس میں چلتے چلتے اس پر گفتگو کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

”اور اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعویٰ میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے، انہیں دنوں میں آسمان سے اتر آوے، کیونکہ میں تو اس وقت موجود ہوں، مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر ہی آوے، تا میں ملزم ٹھہر سکوں، آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اترتے دکھائی دیں، اگر آپ لوگ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی، کیونکہ اہل حق کی دعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے، لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوگی، کیونکہ آپ غلطی پر ہیں، مسیح تو آ چکا، لیکن آپ نے اس کو شناخت نہیں کیا، اب یہ امید موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی، یہ زمانہ گزر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اترتے نہیں دیکھے گا۔“

(ازالہ اوہام، حصہ اول، ص:۱۷۹)

بھائی! واقعہ یہ ہے کہ اس عبارت کو پڑھ کر میں ایسا چکرایا کہ ظالم نے ایسی چبھتی ہوئی بات کہی ہے، اس کا جواب کیا دیا جائے؟ یہ تو واضح بات ہے کہ یہ غلط بات کہتا ہے، اس کا تو یقین ہے، لیکن اس کا جواب کیا دیا جائے؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، یعنی اس کا توڑ کیسے کیا جائے، ایک جاہل آدمی تو اس سے بہت زیادہ متاثر ہوگا اور کہے گا کہ: دیکھو مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں تمہارے خیال میں جھوٹا ہوں اور تم

جامعہ نصرۃ العلوم للبنات میں داخلہ اور تعلیم کا آغاز

بحمد اللہ تعالیٰ جامعہ نصرۃ العلوم للبنات کے تین منزلہ وسیع ہاسٹل کی تعمیر آخری مراحل میں داخل ہو گئی ہے جس میں مسافر طالبات کے تعلیمی داخلہ کا آغاز اس سال رمضان المبارک میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سال صرف شعبہ حفظ، اعدادیہ، ثانویہ عامہ اور ثانویہ خاصہ کے درجوں میں داخلہ ہوگا، خواہش مند مسافر طالبات رمضان میں داخلہ کی تحریری درخواستیں بمع کوائف اور جوابی لفافہ بھیج سکتی ہیں۔

جنہیں عید الفطر کے بعد انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا، شعبہ حفظ میں داخلہ کے لئے کم از کم دس سال کی عمر اور شعبہ اعدادیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم پرائمری پاس طالبات کا داخلہ ہوگا، نیز یتیم طالبات کو فری تعلیم دی جائے گی، بہترین رہائش اور عمدہ ماحول میں مخلص اور ذی استعداد معلمات تعلیم دیں گے۔ جامعہ کا الحاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ہے، ان ہی کے نصاب تعلیم بمع کچھ زائد کتب کے تعلیم دی جائے گی، خواہشمند طالبات بروقت داخلہ کی اطلاع دیں کیونکہ داخلہ محدود ہوگا۔

المعلن: احقر محمد فیاض خان سواتی مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم، فاروق گنج، گوجرانوالہ

طالبات کے رابطہ کیلئے: اُم حذیفہ پرنسپل جامعہ نصرۃ العلوم للبنات

فون: 055-4448264، سیل: 0321-7402742

سچے ہو، سچے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے، تم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اتار دیں اور ساتھ یہ چیلنج کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت میں پریشان ہوا۔

مرزا نے کفار مکہ کی یاد تازہ کر دی

لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے بات سمجھائی کہ یہ تو ایسی کافرانہ بات ہے کہ اس نے کفار مکہ کی یاد تازہ کر دی، صرف کفار مکہ نہیں، بلکہ تمام امتوں کے کافر، انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلے میں اسی قسم کے مغالطے دیا کرتے تھے، وہ کیا کہتے تھے؟ حضرات انبیاء کرام تو خیر کی دعوت دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ قیامت کی خبر دیتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہے، کافر کہا کرتے تھے کہ تم جھوٹے ہو قیامت نہیں آنے والی۔ قرآن کریم میں ہے:

"قالوٓا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا"

(الاسراء:۴۹)

ترجمہ: "جب ہم مر جائیں گے، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور بوسیدہ ہماری ہڈیاں ہو جائیں گی کیا ہمیں پھر نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا؟"

خیر یہ بات تو وہ کہتے تھے، کفار مکہ آخری بات جو انبیاء کرام علیہم السلام سے کہتے تھے وہ یہ تھی کہ اگر واقعتاً قیامت آنے والی ہے تو ہم تو منکر ہیں تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ قیامت بھیج دے! کہاں ہے تمہاری قیامت؟ کیوں نہیں لے کر آتے قیامت؟ انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلے میں کافر کہتے تھے قیامت لے آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مسیلمہ کذاب کا جھوٹا بھائی کافر مرزا یہ کہتا ہے کہ علامت قیامت لے آؤ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا قیامت کی علامت ہے ناں! قیامت کی علامت لے آؤ، جب تک قیامت نہیں آتی قیامت کی علامت کیسے آسکتی ہے؟ علامت قیامت کا مطالبہ کرنا گویا قیامت کا مطالبہ کرنا اور یہ ٹھیک وہی استدلال ہے جو کفار مکہ اور دوسرے کفار انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں کیا کرتے تھے۔

قادیانی دجل کی حقیقت

قادیانیوں کے پاس ایمان تو ہے ہی نہیں، عقل بھی ان کی مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ چلی گئی، ورنہ ان میں سے پوچھتا کہ ایک آدمی خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دیکھو بھائی! میں تو سچا خدا تمہارے سامنے موجود ہوں، تم ایک فرضی خدا کو مانتے ہو، جو آسمان پر ہے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ! اب اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو خدا کو لے آؤ میرے سامنے، خدا آجائے گا تو میرا دعویٰ خود بخود باطل ہو جائے گا۔

میں قادیانیوں سے پوچھتا ہوں اس مطالبہ کا یہ استدلال ٹھیک ہے یا غلط ہے؟ اگر یہ استدلال غلط ہے تو پھر مرزے کا استدلال کیسے ٹھیک ہوا؟ کہ میں عیسیٰ ہونے کا مدعی تمہارے سامنے موجود ہوں اور تم ایک عیسیٰ کو آسمان پر مانتے ہو، دعا کرو کہ عیسیٰ آجائے، میں خود بخود جھوٹا ہو جاؤں گا، تیری قیمت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے کہ تیری خاطر اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو تبدیل کریں۔

غلام احمد قادیانی کے کذب کے شواہد

تجھ کو جھوٹا کرنے کے لئے کیا بیٹے کی موت دے کر اور دونوں راستوں سے نجاست نکال کر اللہ تعالیٰ تم کو جھوٹا نہیں کر سکتا؟ جھوٹا ہی کرنا ہے ناں! ثابت یہ کرنا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا تو اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دے، صرف اتنی سی بات کے لئے، کیا محمدی بیگم کے ذریعہ تم کو جھوٹا نہیں کر سکتا؟ مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ کے ذریعہ تم کو جھوٹا کر سکتا ہے اور پادری آتھم کے ذریعہ تم کو جھوٹا کر سکتا ہے، جھوٹا ہی کرنا ہے ناں! تو جھوٹا تو عیسیٰ نہیں بن سکتا، شیطان اس قسم کی باتوں سے گمراہ کرتا رہتا ہے، اس وقت تو میں بہت پریشان ہوا، مگر اب جتنا زیادہ غور کرتا ہوں اس کا کذب اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں شعر ہے کہ:

وفی کل شیء لہ آیۃ
تدل علی انہ واحد

ہر چیز میں ایک نشانی موجود ہے جو اس کی توحید پر دلالت کرتی ہے۔

کسی نے اسی بات کو مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کر دیا کہ:

وفی کل شیء لہ آیۃ
تدل علی انہ کاذب

اس کی ہر بات میں ایک نشانی موجود ہے جو اس کے جھوٹا ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

☆ ☆ ......☆

ایک لاکھ ۲۴ ھزار نیکیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ (ایک بار) کہے تو اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (کنز العمال ص:۲۲۹، ج:۲)

فائدہ: ہر نماز کے بعد دس مرتبہ یا ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کریں اور کیا ہی اچھا ہو کہ سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام پڑھ لیا کریں اور اس کے ساتھ سبحان اللہ العظیم بھی ملا لیا کریں۔

عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ
صرف رمضان ہی کیوں؟

حافظ محمد حذیفہ

ہر مسلمان کے ذہن میں یہ خیال تو ضرور آتا ہوگا کہ صرف رمضان المبارک کا مہینہ ہی کیوں اتنا عظمتوں اور برکتوں والا ہے؟ اور صرف اس مہینہ میں ہی کیوں اتنی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے؟ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

"مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن، ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور دلیلیں روشن راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔"
(البقرہ:۱۸۵)

اس آیت کریمہ کے بارے میں اگر کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ قرآن حکیم صرف رمضان المبارک میں نہیں اترا بلکہ یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ مکی اور مدنی زندگی میں رفتہ رفتہ اترا تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اس آیت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کو رمضان میں اللہ رب العزت نے "لوحِ محفوظ" سے آسمان دنیا پر اتارا اور آسمان سے تھوڑا تھوڑا کر کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور قرآن کو بھی پورے رمضان المبارک میں نہیں اتارا بلکہ ایک ہی رات میں اتارا جسے "شبِ قدر" کہا جاتا ہے اور اس رات کا ذکر بھی اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے اندر فرمادیا:

"بے شک قرآن کو ہم نے شبِ قدر میں اتارا ہے، آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شبِ قدر کیسی چیز ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔" (القدر:۳)

اللہ رب العزت نے یہ عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ اس لئے عطا فرمایا ہے تاکہ مسلمان اس مہینہ میں متقی و پرہیزگار بن جائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ۔"

اس بات کا تجربہ تو سب کو ہوگا کہ رمضان میں مسلمانوں پر عام طور پر نیکی کا جذبہ غالب ہوجاتا ہے جو شخص عام دنوں میں داڑھی منڈواتا ہے وہ بھی اس مہینے میں داڑھی رکھ لیتا ہے، اگرچہ رمضان کے فوراً بعد دوبارہ داڑھی کٹوادے۔

اسی طرح جو شخص عام دنوں میں نماز کا اہتمام نہیں کرتا، اس بابرکت مہینے میں نماز کی ادائیگی کی کوشش کرتا ہے، مساجد نمازیوں سے بھر جاتی ہیں، تمام مسلمان زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کا اہتمام کرتے ہیں اور دوسرے خیر کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں، جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں:

۱:...... روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲:...... روزہ دار کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی ہیں۔

۳:...... جنت ان کے لئے ہر روز آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آجائیں۔

۴:...... رمضان میں سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں اُن برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵:...... رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی

ہے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کہ یہ شب مغفرت، شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے بعد مزدوری دے دی جاتی ہے۔“

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ: رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکت والا ہے، حق تعالیٰ شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں، دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں، تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں پس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”رمضان المبارک کے ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے (جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔“

بہت سی روایات میں روزے دار کی دعاؤں کا قبول ہونا وارد ہوا ہے۔ مگر ہم لوگ افطار کے وقت کھانے پر اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دعا مانگنے کی بھی کہاں فرصت۔ خود افطار کی دعا یاد نہیں رہتی، اللہ تعالیٰ نے جب رمضان المبارک میں اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے تو ہم کو بھی اہتمام سے دعا مانگنی چاہئے اور تمام مسلمانوں کے لئے خوب توجہ سے دعا مانگنے کا معمول بنانا چاہئے۔

چشمۂ فیض سے گر ایک اشارا ہو جائے
لطف ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

☆☆.........☆☆

شعور ختم نبوت

مولانا قاضی احسان احمد

سوال: پیر مہر علی شاہؒ کب حج کے لئے تشریف لے گئے، جہاں آپ کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے آپ کو جلد از جلد وطن واپسی کا حکم دیا تا کہ عنقریب ظاہر ہونے والے مرزا قادیانی کے فتنہ کا مقابلہ کر سکیں؟

جواب: 1890ء میں۔

سوال: تحریک ختم نبوت 1953ء میں مسلمانوں کے کئی مطالبات تھے، بتایئے وہ کون کون سے تھے؟

جواب: 1:...... قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

2:...... ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹایا جائے۔

3:...... قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

4:...... جناب نگر کی بقیہ اراضی پر مہاجرین کو آباد کیا جائے۔

سوال: آل مسلم پارٹیز نے حکومت سے ظفر اللہ قادیانی کو اس کے عہدے سے معزولی کا مطالبہ کیا، بتایئے حکومت (خواجہ ناظم الدین) نے آل مسلم پارٹیز کو کیا جواب دیا تھا؟

جواب: حکومت نے جواب دیا: اگر ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ کے عہدے سے ہٹایا گیا تو امریکا ہمیں گندم نہ دے گا۔

سوال: سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کب اور کس جلسہ عام میں اپنی ٹوپی اتار کر لوگوں کی طرف بڑھادی کہ یہ لے جاؤ اور خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کے قدموں میں رکھ کر اس سے درخواست کرو کہ مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرے؟

جواب: 16/فروری 1953ء کو موچی دروازہ لاہور میں جلسہ عام سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

سوال: جسٹس منیر نے عدالت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو زچ کرنے کے لئے کہا کہ نبی ہونے کے لئے کیا شرائط ہیں تو شاہ صاحب نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ”کم از کم شریف انسان تو ہو۔“

سوال: تحریک ختم نبوت 1953ء سے مسلمانوں نے صرف ایک مقصد حاصل کیا اور وہ تھا، سر ظفر اللہ خان قادیانی کی وزارت خارجہ سے علیحدگی، بتایئے حکومت نے اسے وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹایا؟

جواب: حکومت نے اسے ہٹایا نہیں، بلکہ اس نے خود ہی اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

سوال: مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام (1953ء کی تحریک تک مجلس احرار اسلام تھا)، بتایئے اس کا موجودہ نام کب رکھا گیا؟

جواب: 21/اپریل 1954ء

سوال: 1974ء میں، جب قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی تو اس کی مخالفت میں کتنے ووٹ آئے؟

جواب: کوئی بھی نہیں۔

سوال: 29/مئی 1974ء کو قادیانیوں نے چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر کتنے مسلمان طلباء پر تشدد کیا، جس کے نتیجے میں تحریک ختم نبوت چلی؟

جواب: 116 مسلمان طلباء پر۔

سوال: 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے قائدین میں سے صرف تین کے نام بتائیں؟

جواب: مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا تاج محمود اور مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ۔

خبروں پر ایک نظر!

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی تبلیغی ودعوتی مصروفیات

چیچہ وطنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ۱۵/اگست کو ضلع ساہیوال کے دوروزہ تبلیغی ودعوتی اور تنظیمی پروگراموں پر تشریف لائے، ذیلی دفتر جامع مسجد رحیمیہ ریلوے روڈ چیچہ وطنی میں مختصر قیام کیا، جماعتی امور کے متعلق گفتگو کی، باہمی مشاورت اور اجتماعی تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تحریک ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھانے پر زور دیا۔ قیام کے دوران حافظ محمد صفر عثمانی، ڈاکٹر محمد سعید اور مولانا عبدالحکیم نعمانی سمیت دوسرے کارکنوں اور رضا کاروان ختم نبوت سے بزرگان دین اور خانقاہی نظام کی روحانی خدمات کے دلچسپ موضوع پر تبادلۂ خیال کرتے رہے، بعدازاں پیر جی عبدالحفیظ کی دعوت پر علاقہ کے معروف قدیمی روحانی مرکز ''خانقاہ عزیزیہ'' واقع چک ۱۱-۱۱یل میں تشریف لے گئے یاد رہے کہ اس خانقاہ کے بانی خانوادۂ رائے پوری کے روحانی چشم وچراغ حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ تھے۔ خانقاہ عزیزیہ کے موجودہ سجادہ نشین پیر جی عبدالحفیظ کی زیارت سے مشرف ہوئے، دونوں بزرگ پرنم آنکھوں کے ساتھ حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ کے حالات وواقعات کا تذکرہ کرتے رہے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے گاؤں کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عوام الناس سے اپیل کی کہ برائیوں سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو روحانی شخصیات سے وابستہ رکھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ عزیزیہ فضیلیہ کے پرنسپل قاری شبیر احمد کی دعوت پر جامع مسجد چک ۸۱/۹-ایل میں منعقدہ ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا، جس کی صدارت پیر جی عبدالحفیظ نے کی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالحکیم نعمانی نے سرانجام دیئے۔ قاری شبیر احمد، حافظ محفوظ الرحمٰن اور دیگر حضرات نے اجتماع گاہ کے انتظامات کو کنٹرول کیا، آخر میں حضرت ناظم اعلیٰ نے مدرسہ عزیزیہ فضیلیہ کی تعمیر وترقی کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ عشاء کی نماز کے بعد پیر جی عبدالحفیظ اور پیر جی عبدالرحمٰن کی معیت میں چک ۴۷/۹-ایل میں سیرۃ النبی کے عنوان پر منعقدہ جلسے سے خطاب کیا، رات کا قیام جماعت کے قدیمی اور مخلص کارکن جناب حاجی محمد ایوب کے مکان پر رہا۔

۱۶/اگست کی صبح کو حافظ محمد اشرف مقیم سعودی عرب اور قاری محمد زاہد اقبال سے ملاقات کے بعد پیر جی حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ اور پیر جی عبدالعلیم شہید رائے پوریؒ کے مزارات پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کرتے ہوئے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔ بعدازاں مقامی جماعت کے عہدیداران کی معیت میں ملک کی معروف دینی درسگاہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال تشریف لے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر اور جامعہ رشیدیہ کے مہتمم مولانا کلیم اللہ رشیدی نے اساتذہ کرام اور طلباء کے ہمراہ بھرپور استقبال کیا۔ جامعہ رشیدیہ میں دیئے گئے اعزازیہ میں شرکت کے بعد خاص کیفیت کے ساتھ بخاری قبرستان تشریف لے گئے، وہاں حضرت مولانا مفتی فقیر اللہؒ، حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدیؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ، قاری لطف اللہ شہیدؒ، قاری بشیر احمد حبیب شہیدؒ، حافظ نذر محمد اور مولانا مطیع اللہ رشیدیؒ کے مزارات پر فاتحہ خوانی کی۔ اکابرین جامعہ رشیدیہ کی تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے تحریکی ودعوتی، علمی وفکری اور نظریاتی جدوجہد کا بار بار تذکرہ فرماتے رہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان شخصیات میں سے اکثریت کی وفات رمضان المبارک کے مہینے میں ہوئی ہے۔ قبرستان اور اکابرین کے مزارات پر حاضری کے بعد جامعہ محمدیہ چک ۸۵/۶-آر میں آرام فرمایا۔ اس موقع پر مفتی محمد ذکاء اللہ، قاری عبدالجبار، مدرسہ تعلیم الدین کے بانی مولانا حافظ محمد کریم، مولانا محمد عمران اشرفی، قاری محمد عثمان، قاری تنویر احمد سمیت شہر کے علماء کرام اور کارکنوں سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیال کرتے رہے۔ مغرب کی نماز کے بعد قاری عبدالعزیز رحیمی کی دعوت پر مدرسہ عبداللہ بن عمرؓ رحیمیہ کے سالانہ جلسے میں شرکت کی۔ عقیدۂ ختم نبوت اور دشمن رسول سے نفرت کے موضوع پر خطاب کیا جبکہ مقامی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے علاقائی ودینی مطالبات کی مکمل تائید وحمایت کی اور ضلعی ومقامی پولیس افسران سے قانون شکنی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ حضرت ناظم اعلیٰ جلسہ سے خطاب کے بعد مرکزی دفتر ملتان کے لئے عازم سفر ہوئے۔

قادیانی سو سال سے ذلت ورسوائی سے دوچار ہیں

مدرسہ عبداللہ بن عمرؓ رحیمیہ کے سالانہ جلسہ میں علماء کا خطاب

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا ہے کہ مرزا قادیانی کی زندگی لغویات وخرافات، تضادات اور انگریز کی نمک حلالی سے عبارت تھی۔ اسلامی ذہن اور دینی طرز وفکر رکھنے کی بجائے پوری زندگی استعماری وصیہونی قوتوں سے ڈکٹیشن لیتا رہا، یہی وجہ ہے کہ قادیانی ایک سو سال کی طویل مدت سے ذلت ورسوائی وپسپائی اور شکست سے دوچار ہیں۔ بنگلہ دیش کی ہائیکورٹ، انڈونیشیا کی حکومت کا قادیانی کتب ولٹریچر پر پابندی لگانا اور مصری حکومت کا قادیانی ٹی وی چینل کی نشریات پر پابندی لگانے کا اعلان تحریک ختم نبوت کی تاریخی کامیابی ہے۔ وہ یہاں مدرسہ عبداللہ بن عمرؓ رحیمیہ بشیر ٹاؤن کے سالانہ جلسے سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر مولانا شاہ خلیل احمد اخون، مولانا اسلام ساجد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری عبدالعزیز رحیمی اور قاری عبدالجبار نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی فتنہ قادیانیت کے خلاف کام ہورہا ہے وہ سب کے سب بالواسطہ یا بلاواسطہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فیض یافتگان اور تربیت یافتہ ہیں۔ اب پوری دنیا میں قادیانی اپنے کفر وارتداد کو اسلامی تعلیمات اور اسلامی نظریہ کے طور پر روشناس نہیں کراسکتے۔ صرف مالی منفعت اور درخشندہ مستقبل کا جھانسہ دے کر نوجوانوں کو اسلام سے برگشتہ کررہے ہیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۲۰/ جولائی کو برمنگھم (برطانیہ) میں منعقد ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ سے قادیانی بڑی تیزی کے ساتھ اسلام قبول کررہے ہیں کیونکہ ان پر قادیان اور چناب نگر میں ہونے والی زیادتیاں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں عیاں ہوچکی ہیں۔ ☆

فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے خانقاہوں کے باطنی اور عملی کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا ہے کہ خانقاہیں تقویٰ، طہارت، پاکیزگی، ذکر اللہ، باطنی فیوضات، نورانیت وروحانیت اور علم وعمل کا سرچشمہ ہیں، جن سے لوگوں کے قلوب واذہان کو دولت ایمان سے منور معطر کیا جاتا ہے۔ اسلامی تحریکوں بالخصوص تحریک ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے خانقاہوں کے باطنی اثرات اور عملی کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ تحریک ختم نبوت کے صف اول کے عظیم مجاہد تھے، ہمیشہ مبلغین ختم نبوت کی تربیت واصلاح اور سرپرستی فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں صوفیاء کرام کے قلوب اوران کے وجود مسعود کو وہبی علوم اور تکوینی امور عطا کرکے مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے اور انہیں کنٹرول کرنے پر مامور کردیا ہے۔ وہ یہاں علاقہ کی معروف روحانی تربیت گاہ ''خانقاہ عزیزیہ'' چک ۱۱-ایل میں جمعۃ المبارک کے بڑے اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر خانقاہ کے سجادہ نشین پیرجی عبدالحفیظ اپنے

قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) ۱۴/شعبان بمطابق ۱۴/اگست ۲۰۰۸ء (شب برأت کی رات) جامع مسجد طلحہ میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی کے ہاتھ پر ایک قادیانی نوجوان نے اسلام قبول کرلیا جس کا نام محمد زاہد ولد عبداللطیف ہے، مکان نمبر ۳ صفدر غفور ٹاؤن کا رہائشی ہے۔ جامع مسجد طلحہ کے امام قاری محمد رفیق فاروقی اور بھائی حافظ صفدر رشید نے اس تقریب کا اہتمام کیا۔ چک ۵۵ کے نمبردار سمیت کثیر تعداد میں نمازیوں، کارکنوں اور احباب نے اس عظیم پروگرام میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ قاری سید رمضان شاہ، مولانا مفتی رشید احمد، قاری محمد عبداللہ رحیمی، مولانا عبدالاحد کے صاحبزادے بھائی خالد محمود، بھائی لیاقت بھی اس مبارک تقریب میں شریک ہوئے۔ تمام اہل مجلس نے نوجوان مذکورہ کو مبارکباد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت نصیب فرمائے اور قادیانیت جیسے جھوٹے مذہب سے نفرت نصیب ہو۔ آخر میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اجلاس امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ مولانا قاری الیاس کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوگیا۔

متعلقین، مریدین، متوسلین اور مخلصین کے ساتھ موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ پیرجی حضرت عبدالعزیز رائے پوریؒ کی روحانیت، شفقت، شرافت، تقویٰ و خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ نامور صلحا، مشائخ عظام اور مستند علمائے کرام اپنی اصلاح کے لئے ان کی خدمت میں حاضری کو سعادت تصور کیا کرتے تھے اور اسی خانقاہی نظام کی بدولت قرآن و حدیث اور دین اسلام کی تبلیغ وترویج اور اشاعت کا سلسلہ برابر جاری و ساری ہے۔ روحانی مراکز موجود ہونے کی بنا پر ہندو اور سکھ اور دیگر غیر مسلم ہزاروں کی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور عاملین قرآن بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن وسنت اور صحابہ کرامؓ اسلام کی اصل ہیں، ان کے منکرین عقل وخرد سے خالی اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان کے دل ودماغ میں مرض اور فتور ہے۔ قادیانی طبقہ نے جس دجل وفریب سے اسلام کے افکار ونظریات اور نجات دہندہ تعلیمات کو اپنی ہوس اور ارتدادی فکر وخیالات سے مسخ کیا، تمسخر اور مذاق اڑایا ماضی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور اظہار نفرت کرنا ایمان کی علامت اور دینی حمیت وغیرت کا تقاضا ہے۔

انکشافات

بعض باوثوق ذرائع کے مطابق پاکستان میں ۵۰۸ قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں، ۳۱۷۴ عیسائی پاکستان کے اہم عہدوں پر متمکن ہیں، اسی طرح ۲۸۹ کلیدی عہدوں پر ہندو بیٹھے ہوئے ہیں جب کہ ۱۲ یہودی ہیں، ۲۵۰ قادیانی بطور افسران سی ڈی اے میں گھسے ہوئے ہیں جو لال مسجد کی تباہ کاری میں ملوث رہے ہیں۔ (مجلہ الدعوۃ، اگست ۲۰۰۸ء

نوائے وقت لاہور ۱۲/اگست ۲۰۰۸ء)

سب گھرانوں سے مقدس ہے گھرانا آپؐ کا

انجم نیازی

کس قدر ہے خوبصورت مسکرانا آپؐ کا
جاوداں ہر ایک نقش جاودانہ آپؐ کا
سرور کونین ہیں لیکن ہے بستر ٹاٹ کا
سب گھرانوں سے مقدس ہے گھرانا آپؐ کا
اپنے پہلو میں سلا رکھے ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ
کوئی دیکھے تو سہی یاری نبھانا آپؐ کا
سینکڑوں صدیوں کی گمراہی سے چھٹکارا ملا
کتنا بابرکت ہے اس دنیا میں آنا آپؐ کا
جس نے بھی اک بار دیکھا دیکھتا ہی رہ گیا
ساری دنیا سے جدا ہے مسکرانا آپؐ کا
آپؐ کے آنے سے بدلا ہے مزاج کائنات
سب زمانوں سے مقدس ہے زمانہ آپؐ کا
یوں تو سارے ہی رسولوں کی عبادت ہے عظیم
ہے مگر سب سے الگ سجدے میں جانا آپؐ کا

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

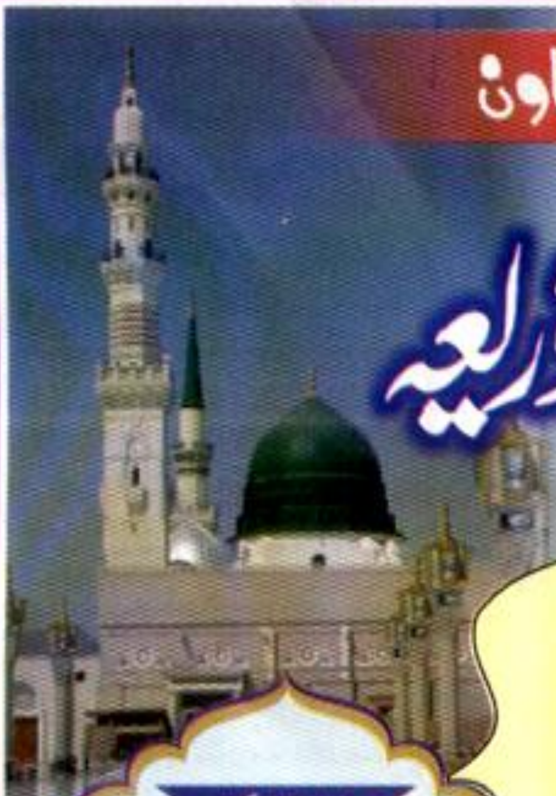

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں

شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

کو دیجیے

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد

امیر مرکزیہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن

ناظم اعلیٰ

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔